فہرست مطالب رسالۂ فتح المغیث بفقہ الحدیث

صفحہ	مطالب
۵	باب بیان مین پانی کے
〃	فصل بیان مین نجاست کے
〃	فصل بیان مین پاک کرنے کے
۶	باب قضائے حاجت کا
〃	باب وضو کا
〃	فصل بیان مین مستحبات وضو کے
〃	فصل بیان مین وضو توڑنیوالی چیزون کے
۷	باب بیان مین غسل کے
〃	فصل بیان مین کیفیت غسل کے
〃	فصل بیان مین غسل جمعہ وغیرہ کے
〃	باب بیان مین تیمم کے
〃	باب بیان مین حیض کے
۸	فصل بیان مین نفاس کے
〃	**کتاب بیان مین نماز کے**
〃	باب بیان مین اذان کے
〃	باب بیان مین طہارت نمازی کے
۹	باب بیان مین کیفیت نماز کے
〃	فصل بیان مین مبطلات نماز کے
〃	فصل بیان مین ساقط ہونے نماز کے غیر مکلف سے
〃	باب بیان مین نماز نفل کے

صفحہ	مطالب
۱۰	باب بیان مین نماز جماعت کے
〃	باب بیان مین سجدہ سہو کے
〃	باب بیان مین نماز قضا کے
۱۱	باب بیان مین نماز جمعے کے
〃	باب بیان مین نماز عیدین کے
〃	باب بیان مین نماز خوف کے
〃	باب بیان مین نماز مسافر کے
۱۲	باب بیان مین نماز گہن کے
〃	باب بیان مین نماز استسقا کے
〃	**کتاب بیان مین جنازہ کے**
〃	فصل بیان مین نہلانے مردہ کے
۱۳	فصل بیان مین کفن مردہ کے
〃	فصل بیان مین نماز جنازہ کے
〃	فصل بیان مین لیجانے جنازہ کے
〃	فصل بیان مین دفن کرنے مردے کے
۱۴	**کتاب بیان مین زکوۃ کے**
〃	باب بیان مین زکوۃ جانورون کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ اونٹ کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ گاؤ کے
〃	فصل بیان مین زکوۃ بکری کے

صفحہ	مطالب
۱۴	فصل بیان مین مخلوط جانورون کے
۱۵	باب بیان مین زکوۃ سونے چاندی کے
〃	باب بیان مین زکوۃ روئیدگی کے
〃	باب بیان مین جگہہ خرچ کرنے زکوۃ کے
〃	باب بیان مین صدقہ فطر کے
〃	**کتاب بیان مین خمس کے**
۱۶	**کتاب بیان مین روزہ کے**
〃	فصل بیان مین مبطلات روزہ کے
〃	فصل بیان مین افطار کرنے روزہ کے عذر سے
〃	باب بیان مین روزہ نفل کے
۱۷	باب بیان مین اعتکاف کے
〃	**کتاب بیان مین حج کے**
〃	فصل بیان مین اقسام حج کے
۱۸	باب بیان مین لباس حج کے
〃	فصل بیان مین آنے مکہ کے
۱۹	فصل بیان مین سعی کے
〃	فصل بیان مین عرفات کے
۲۰	فصل بیان مین ہدی کے
〃	باب بیان مین عمری کے
〃	**کتاب بیان مین نکاح کے**
〃	فصل بیان مین نکاح متعہ کے
۲۱	فصل بیان مین مہر کے

صفحہ	مطالب
۲۲	فصل بیان ولد الزنا کے
〃	**کتاب بیان مین طلاق کے**
〃	فصل بیان مین طلاق کنایہ کے
۲۳	باب بیان مین خلع کے
〃	باب بیان مین ایلا کے
〃	باب بیان مین ظہار کے
〃	باب بیان مین لعان کے
۲۴	باب بیان مین عدت کے
〃	باب بیان مین نفقہ کے
〃	باب بیان مین رضاع کے
۲۵	باب بیان مین پرورش کے
〃	**کتاب بیان مین خرید فروخت کے**
۲۶	باب بیان مین سود کے
۲۷	باب بیان مین خیار کے
〃	باب بیان مین بیع سلم کے
〃	باب بیان مین قرض کے
〃	**کتاب بیان مین شفعہ کے**
۲۸	**کتاب بیان مین اجارہ کے**
〃	باب بیان مین آباد کرنے زمین ور چراگاہ وغیرہ کے
〃	**کتاب بیان مین شرکت کے**
۲۹	باب بیان مین رہن کے
	کتاب بیان مین امانت وعاریت کے

صفحہ	مطالب
۲۹	کتاب بیان مین غصب کے
۳۰	کتاب بیان مین آزاد کرنیکے
〃	کتاب بیان مین وقف کے
۳۱	کتاب بیان مین ہدیہ کے
〃	کتاب بیان مین ہبہ کے
〃	کتاب بیان مین قسم کہانیکے
۳۲	کتاب بیان مین نذر کے
〃	کتاب بیان مین کہانیکے
〃	باب بیان مین شکار کے
۳۳	کتاب بیان مین ذبح کے
〃	باب بیان مین مہمان کے
۳۴	باب بیان مین آداب کہانیکے
〃	باب بیان مین پینے کے
〃	کتاب بیان مین لباس کے
۳۵	کتاب بیان مین قربانی کے
〃	باب بیان مین ولیمہ کے
〃	فصل بیان مین عقیقہ کے
〃	کتاب بیان مین علاج کے
〃	کتاب بیان مین وکالت کے
۳۶	کتاب بیان مین ضمانت کے
〃	کتاب بیان مین صلح کے
〃	کتاب بیان مین حوالہ کے

صفحہ	مطالب
〃	کتاب بیان مین مفلس کے
۳۷	کتاب بیانمین لقطہ یعنے پڑی ہوئی چیز کے
〃	کتاب بیانمین قضا کے یعنی حکم کرنیکے
۳۸	کتاب بیانمین خصومت یعنے جھگڑنیکے
۳۹	کتاب بیانمین حد کے و باب بیان مین حد زنا کے
〃	باب بیان مین چوری کے
۴۰	باب بیان مین حد تہمت زنا کے
〃	باب بیان مین حد شراب کے
〃	فصل بیان مین تعزیر کے
〃	باب بیان مین حد محارب یعنے راہزن کے
〃	باب بیان مین مستحق قتل کے از روے حد کے
۴۱	کتاب بیان مین قصاص کے
〃	کتاب بیان مین دیت کے
۴۲	باب بیان مین قسامت کے
〃	کتاب بیان مین وصیت کے
۴۳	کتاب بیان مین میراث کے
۴۴	کتاب بیان مین جہاد کے
۴۵	فصل بیان مین غنیمت یعنے لوٹ کے
〃	فصل بیانمین غلام بنانے اہل عرب کے
۴۶	فصل بیان مین باغیون کے
〃	فصل بیان مین اطاعت بادشاہ کے

تمت

وما آتاکم الرسول فخذوہ وما نہاکم عنہ فانتہوا

الحمد لولیہ والصلوٰۃ علی نبیہ کہ رسالہ جامع اصول عبادات ومہمات معاملات مسمیٰ

[illegible]

از تالیف شریف امام المفسرین زبدۃ [illegible] حسن خان صاحب [illegible] مد ظلہم اللہ

۱۲۹۶ھ

[illegible]

حسب فرمایش شیخ محی الدین تا[illegible]

مطبع رفاہ عام [illegible] در [illegible] لاہور مطبوع گردید

بسم الله الرحمن الرحيم

احمد من مرنا بالتفقہ فی الدین واشکر من رشدنا الی اتباع سنن سید المرسلین واصلی واسلم علی الرسول الکریم الامین وآلہ الطاہرین وصحبہ الراشدین ورواۃ الاحادیث المہتدین اما بعد ظاہر ہو کہ پیشتر ہمنے سنہ بارہ سو چوراسی ہجری مین ترجمہ رسالہ در بہیہ تالیف شیخ الاسلام قاضی القضاۃ محمد بن علی بن محمد شوکانی یمانی رضی اللہ عنہ کا کہ جامع اصول عبادات ومہمات معاملات ہی اور ہر مسئلہ اوسکا نص کتاب عزیز یا سنت مطہرہ سے ثابت ہی عربی سے اردو مین لکہا تہا وہ بعض مطابع مین بہایت غلط ہو کر چہپا اور نسخ اوسکا مسخ ہو گیا اسلیے اب سنہ بارہ سو نواسی ہجری مین پہر اوسکو بخواہش بعض اہل علم واصحاب اتباع کے از سر نو درست کیا اب پہلے رسالہ کا کوئی اعتبار نہ کرے اور اس نسخہ ثانیہ کو صحیح و سند جانے اور ہم نے اس رسالہ پر دو شرح عربی و فارسی مین بہی لکہین ہین اوسمین دلیل و ماخذ ہر مسئلہ کا لکہدیا ہی اور اب نام اس رسالہ کا **فتح المغیث بفقہ الحدیث** رکہا اور وجہ اس رسالہ کے لکہنے کی یہ ہی کہ زمانہ تالیف موضح القرآن ترجمہ اردوی قرآن شریف مؤلفہ شاہ عبد القادر دہلوی رحمتہ اللہ علیہ سے پہلے وقت تالیفہ سا ئل مسائل کا اردو زبان مین نہ تہا جیسے

ترجمہ مذکور لکھا گیا اور عوام اہل اسلام کو اوس سے نفع حاصل ہوا تب سے ملک ہند مین
رسم تالیف رسائل دین کی اردو زبان مین جاری ہوئی اور اکثر اہل علم نے چہوٹے بڑے
رسالے مسائل و احکام شرع مین لکھے لیکن غالب وہ رسائل عبادات مین ہوئے اور غالی
قید مذہب حنفی اور جمع رطب و یابس سے نہین اور احکام معاملات مین کوئی رسالہ نہین لکھا
گیا الا ماشاء اللہ حالانکہ احکام معاملات کہ حقوق عباد سے متعلق ہین دریافت کرنا اور برتنا
اونکا موافق شرع شریف کے دریافت عبادات سے کہ محض حقوق الٰہی ہین مقدم ہے پہلی
یہ رسالہ فقہ سنت مین جامع عبادات و معاملہ کہ خالی رائے محض قیل و قال اہل علم سے ہے لکھا
اور اصل اس رسالہ کو اول مولوی عبدالحی مرحوم سطرح مین ملک عرب سے بکمال حرص
شوق لائے تھے اور اوسکی اجازت اوسکے مصنف رضی اللہ عنہ سے مع دیگر تالیفات اونکے
کے حاصل کی تہی پہر اوسکا رواج اہل سنت مین خوب ہوا اور اہل علم نے بجان اوسکی
خواہش کی سو جسکے پاس یہ رسالہ اور کتاب بلوغ المرام فی ادلۃ الاحکام تالیف حافظ ابن
حجر عسقلانی ہے اوسکو مسائل ضروری و اصول شرع مین حاجت دوسری کتاب کی نہین کیونکہ
یہ دونو کتاب باوجود نہایت اختصار کے جامع امہات عبادات و مہات معاملہ بکمال تنقیح
و تہذیب و تحقیق و حسن ترتیب ہین متبع سنت اپنی آنکھ بند کرکے عمل کرے اور اپنی اولاد و
بی بیون کو پڑہاوے اور جو مسئلہ مشکل ہو اور سمجھ مین نہ آوے اوسکو کسی عالم باعمل سے
دریافت کرلے اور اگر خود عالم ہو تو اوسکی شرح ہن سے اور شرح بلوغ المرام سے جو ہمنے
فارسی مین لکھی ہے حل کرلے اور زید و عمرو کے اختلاف مین نپڑے اسوقت مین
کہ زمانہ فساد امت اور قحط اسلام اور خشک سالی اتباع سنت ہی تمسک کرنے مین ساتھہ
ایک سنت صحیحہ کے عبادت ہو یا معاملہ یا عقیدہ سو شہید کا اجر ملتا ہے اور وہ جو اس
زمانے کے مقلد کہتے ہین کہ مدعیان عمل بالحدیث کو سوائے دو تین مسئلون کے جیسے
رفع الیدین اور فاتحہ خلف امام اور آمین بجہر وغیرہ اور کوئی مسئلہ موافق حدیث کے

نہین آتا خصوصاً احکام معاملات مین ہردم محتاج کتب فقہ اہل راے کے ہین ایک مسئلہ پر بہی
موافق حدیث کے عمل نہین کرسکتے اور ایک حکم بہی مطابق سنت کے نہین نکال سکتے سو یہ
بات غلط ہی کیونکہ فقہ سنت مین کتب متقدمین و متاخرین اہل علم مختصر و مطول بکثرت موجود
ہین لیکن بسبب غلبۂ تقلید مذاہب ائمہ کے اس ملک مین اونکا رواج نہین بلکہ خود کتابین چارون
مذہب کی فقہ سنت پر شامل ہین اور احکام و مسائل حدیث کو حاوی اگرچہ مقلد لوگ بسبب
تعصب مذہب مروج کے اونکو نمانین اور بتاویل و توجیہ ضعیف ٹہراوین لیکن وقت
عرض فقہ اہل راے کے کتب سنت پر وہی مسائل ازروے نصوص و دلائل مرجح و مقدم
ٹہرتے ہین اور ہر قرن مین ایک گروہ نے اہل دین سے ساتہہ اون کے قولاً و عملاً تمسک کیا ہی
چنانچہ علماے راسخین و مصنفین اہل علم پر مخفی نہین اس صورت مین عمل کرنیوالا اون
مسلو نپر دائرہ تقلید سے باہر نہین ہوتا اور اوسکا عمل بہی سنت پر ہوجاتا ہی اور ظاہر
ہی کہ قول و عمل ہر کسی کا مقبول و مردود ہوتا ہی کوئی ہو اور کہین ہو مگر رسول اللہ صلے اللہ
علیہ و آلہ وسلم کہ اونکا ہر قول و عمل حجت ہی بلکہ سچا مقلد ہر امام و مجتہد کا وہی شخص ہی جو روایت
فقہی کو وقت تعارض حدیث اور مخالفت نص قرآن شریف کے چہوڑ دے اور تمسک ساتھ
قرآن و حدیث کے کرے اور قرآن و حدیث مین کل پانچ آیت اور دس حدیث منسوخ ہین
زیادہ نہین اور وصیت عمل بالحدیث کی چارون مجتہد یعنے ابوحنیفہ و مالک و شافعی و احمد
رحمہم اللہ تعالے سے جمہور علماے اسلام نے نقل کی ہے پس متبع سنت مقلد ہے
اور ہر مقلد متبع سنت نہین اور کتب حدیث مین صحاح ستہ جو اصح الکتب ہین تفقہ سے
بہری ہین بلکہ فقہ تراجم بخاری وغیرہ اسقدر باریک و دقیق ہی کہ آجتک شرح کرنے والے
اوسکی تطبیق مین حیران ہین اور فقہ سنت مین بالخصوص تالیف حفاظ اسلام اور
محدثین کرام جیسے حافظ ابن عبدالبر اور محمد بن حزم ظاہری اور شیخ الاسلام احمد بن
عبدالحلیم بن تیمیہ حرانی اور حافظ محمد بن ابی بکر بن قیم جوزی اور محمد بن اسمعیل امیر یمنی اور

شیخ محمد حیاۃ سندھی اور قاضی محمد بن علی شوکانی اور انکے تلامذہ کی موجود ہیں اور محققین علماے ہندوستان بہی اسی طریقہ انیقہ پر گذرے ہین جیسے شاہ ولی اللہ محدث دہلوی اور انکی اولاد اور شیخ محمد فاخر زائر الہ آبادی اور قاضی ثناء اللہ پانی پتی اور اونکے شیخ مرزا مظہر جانجانان اور مولوی محمد اسمعیل شہید و شاہ غلام علی دہلوی اور ان سب کے شاگرد و مرید چنانچہ کتب ان حضرات کی شاہد عادل ہین بیچ اتباع سنت اور تمسک حدیث پر لیکن ہندوستان مین بسبب جہل شدید اور تعصب تقلید کے ان کتابونکا رواج کم ہی اور ہی تو زمرہ متبعین مین ہے جو خاص بندہ خدا اور تابع رسول خدا ہین اور وہی ان کتابون کی قدر و منزلت خوب جانتے ہین اور بنقد جان اون کے خریدار ہین و باللہ التوفیق

باب بیان مین پانی کے

پانی پاک ہے اور پاک کرنیوالا نہین نکالتی اوسکو ان دونو وصف یعنے طاہریت و مطہریت سے کوئی چیز مگر نجاست کہ بدلدے اوسکی بو اور رنگ اور مزہ کو اور نہین نکالتی اوسکو دوسری وصف یعنے مطہریت سے مگر پاک چیز بدل دینے والی جو نکالدے اوسکو تمام آب مطلق سے یعنی پہر اوسکو نرا پانی نہ کہین بلکہ گلاب و مانند اوسکے کہین اور نہین فرق درمیان تہوڑی پانی اور بہت پانی اور زیادہ دو قلہ اور کم دو قلہ اور بہتے اور ٹہرے اور مستعمل اور غیر مستعمل کے

فصل بیان مین نجاست کے

نجاست گوہ و موت آدمی کا ہی مطلق مگر موت لڑکے شیر خوار کا اور لعاب کتے کا اور لید ہی اور خون حیض و نفاس کا اور گوشت ہی سور کا اور جو اسکے سوا ہے اوسمین اختلاف ہی اور اصل ہر چیز مین طہارت یعنی پاکی ہی اور نہین جاتی یہ پاکی مگر نقل صحیح سے کہ نہو معارض اسکی کوئی نقل دیگر برابر یا برتر مقدم اوس پر ورنہ نقل سے دلیل ہی

فصل بیان مین پاک کرنیکے

پاک ہو جاتی ہی ناپاک چیز دہونے سے یہانتک کہ باقی نرہی نجاست اور نہ رنگ و بو و مزہ اوسکا اور پاک ہو جاتا ہی جوتا پونچہنے سے اور ہو جانا کسی چیز کا ایک حال سے دوسرے

حال پر پاک کرنیوالا ہے اوس چیز کا سبب نپائے جانے اوس وصف کے جپر حکم ناپاکی کا لگاتہا اور جو چیز نہین ڈہل سکتی وہ پاک ہوجاتی ہے پانی بہانی سے اوسپر یا نجاست دور کرنیکو اثر اوسکا باقی نرہے اور پانی اصل ہے پاک کرنیمین چیز کے پس قائم نہین ہے تاغیر اوسکا جگہہ اوسکی مگر حکم شارع سے

باب قضائے حاجت کا

جو کوئی پاخانہ جاوے اوسپر چہپنا واجب ہے یہانتک کہ نزدیک ہو زمین سے یعنی بیٹہہ جاوے اور واجب ہے کہ دور رہے نظر سے لوگون کی یاد داخل ہو پاخانہ مین او سہات نکرے یعنی ہگتے وقت اور حرمت والی چیز پاس نرکہے جیسے انگوٹہی و تعویذ وغیرہ جپر نام خدا یا رسول کا نقش ہو اور ان جگہون مین جہان ہگنا منع ہے شرع یا عرف مین اور موہنہ اور پیٹہہ نکرے قبلہ کو اور لے تیز ڈہیلے پاک کہ جو بچاوے اوسکے ہو اور مستحب ہے پناہ مانگنا اول مین او ر بخشش چاہنا اور حمد کرنا بعد قضائے حاجت کے یعنی ہگنے سے پہلے اعوذ پڑہے پیچھے استغفار و حمد کرے

باب وضو کا

ہر مکلف پر واجب ہے کہ بسم اللہ کہے پہلے وضو کے جب یاد آجاوے اور کلی کرے اور ناک مین پانی ڈالے پہر سارا موہنہ دہووے پہر دونو ہاتہہ کہنیون سمیت پہر مسح کرے سر پر مع دونو کانون کے اور کافی ہے مسح کرنا بعض کا اور مسح کرنا پگڑی عمامہ پر پہر دونون پاؤن دہووے ٹخنون سمیت اور جائز ہے مسح کرنا دونو موزہ پر اور نہین ہوتا وضو شرعی مگر ساتہہ نیت کے واسطے درستگی نماز کے

فصل بیان مین مستحبات وضو کے

مستحب ہے تین تین بار دہونا ہر عضو کا سوا سر کے اور مستحب ہے غرہ اور تحجیل یعنے ہاتہہ پاؤن وغیرہ کو دور تک دہونا اور پہلے وضو سے مسواک کرے اور دونو ہاتہہ پونہچے تک تین بار دہووے پہلے اور عضودن کے دہونے سے۔

فصل بیانمین وضو توڑنیوالی چیزون کے

ٹوٹ جاتا ہے وضو اوس چیز سے جو نکلے دونو راہ سے اور ہوا سے اور اوس چیز

ے سے جو غسل کو واجب کرے اور لیٹنے سے اور اونٹ کا گوشت کہانے سے اور
فے سے اور جو اوسکے مانند ہو اور ذکر کے چہونے سے یعنے بے کپڑے کے۔

باب بیان مین غسل کے

اجب ہے نہانا نکلنے سے منی کے شہوت سی اگرچہ فکر کرنیسے ہو اور ملنے سے دونو شرمگاہ
رد اور عورت کے اور حیض و نفاس سے اور احتلام سی جب تری پائی جاوے اور موت سی اور اسلام لانیسی

فصل بیان مین کیفیت غسل کے

ل واجب ہی کہ پانی سارے بدن پر بہا دے یا پانی مین غوطہ لگاوے اور کلی کرے ناک مین
ی ڈالے اور جس عضو کو مل سکے اوسکو ملے اور نہین ہوتا غسل شرعی مگر بہ نیت
ر کرنے موجب غسل کے اور مستحب ہے پہلے دہونا اعضائے وضو کا غسل مین مگر
نو پاؤن کہ اون کو پیچھے دہووے پہر شروع کرے نہانا داہنے طرف سے

فصل بیان مین غسل جمعہ وغیرہ کے

رع ہی نہانا واسطے جمعہ اور دونو عید اور اوس شخص کو جو مردہ نہلاوے اور احرام حج باندہے اور جو داخل ہو مکہ معظمہ مین

باب بیان مین تیمم کے

ح ہے تیمم سے جو مباح ہے وضو اور غسل سے اوس شخص کو جو پانی نپاوے
رے ضرر سے اور عضو تیمم کے موہنہ اور دونو ہتیلی ہین مسح کرے اُن کو ایکبار
بار مین نیت طہارت اور بسم اللہ کرے اور توڑنیوالی تیمم کی وہی چیزین ہین توڑنیوالی وضو کی ہین

باب بیان مین حیض کے

ن آئی اندازہ مین تہوڑی اور بہت حیض کی ایسی دلیل کہ قائم ہو ساتھ اوسکے حجت
یح مدت طہر مین پس جس عورت کی ایک عادت مقرر ہے وہ عمل کرے اپنی عادت
پہ اور غیر عادت والی رجوع کرے طرف قرینہ کے کیونکہ خون حیض کا اور خونون سے
ہوتا ہے پس جب خون حیض کا دیکہے تو وہ حائض ہے اور جب خون غیر حیض کا دیکہے

تو وہ مستحاضہ ہے اور مستحاضہ مانند پاک عورت کے ہے اتر خون کا دہو ڈالے اور ہر نماز کے
لیے نیا وضو کرے اور حیض والی عورت نماز نہ پڑہے اور نہ روزہ رکہے اور نہ صحبت
کیجاوے یہانتک کہ پہا ہووے بعد پاک ہونے کے اور قضا رکہے روزہ کی

فصل بیان مین نفاس کے

اکثر نفاس چالیس دن ہے اور کمتر کی حد نہین اور نفاس مانند حیض کے ہے یعنی اسمین صحبت مردسے حرام اور نماز روزہ منع ہی

کتاب بیان مین نماز کے

اول وقت نماز ظہر کا زوال ہی یعنی ڈہلنا سورج کا اور آخر وقت اوسکا ہو جانا سایہ ہر چیز کا ہی برابر دو اوسکو
سوا سایہ زوال کے اور وہ اول وقت نماز عصر کا ہی جبتک سورج سفید وصاف رہی اور جب سورج زرد ہو گیا
تو وقت نماز عصر کا نرہا اور اول وقت نماز مغرب کا ڈوبنا سورج کا ہی اور آخر وقت اوسکا غائب
ہونا شفق سرخ کا ہی اور اول وقت ہی عشا کا اور آخر وقت اوسکا آدہی رات ہی اور اول وقت فجر
کا پہٹنا صبح کا ہی اور آخر وقت اوسکا نکلنا سورج کا اور جو کوئی سو گیا نماز سے یا بہول گیا اوسکو
تو وقت اوسکا جب ہی کہ یاد آجاوے اور جو شخص معذور ہی اور اوسنے ایک رکعت پائی اوسنے ساری نماز
پائی اور وقت پر نماز پڑہنا واجب ہے اور جمع کرنا دو نماز کا عذر سے جائز ہی جیسے سفر یا بیماری مین اور تیمم والا
اور جسکی نماز اور طہارت مین نقصان ہو وہ نماز پڑہے مانند غیر اپنے کے بے تاخیر او وقت کراہت نماز کا بعد فجر
کے یہانتک ہی کہ آفتاب اونچا اور سورج ڈہلتے وقت اور بعد عصر کے یہانتک کہ سورج ڈوبجاوے

باب بیان مین اذان کے

مشروع ہی ہر شہر کے لوگون کو کہ مقرر کرین ایک موذن جو اذان دیا کرے ساتھ الفاظ
مشروع اذان کے جب داخل ہو وقت نماز کا اور مشروع ہی سننے والے
اذان کو کہ پیروی کرے موذن کی یعنی الفاظ اذان کے کہے پہر وا ہی اقامت کہنا جیسا کہ وارد ہی

باب بیان مین طہارت نماز کے

واجب ہی نمازی پر پاک کرنا کپڑے اور بدن اور مکان نماز کا نجاست سے اور چہپانا

ستر کا اور نہو لشکل تصاویر اور نہ کرے سبل اور نہ سدل اور نہ کفت اور نہ پڑہی نماز کپڑے
ریشمی مین اور نہ جا شہرت اور نہ جا غصب مین اور واجب ہی موہنہ کرنا نماز مین طرف کعبہ کے اور دیکہتا ہی اسکو
یا حکم مین دیکہنے والے کی ہے اور جو نہین دیکہتا ہی کعبہ کو موہنہ کرے طرف اوسکے یعنی قبلہ کی بعد تحری کے یعنی فکر کے

باب بیان مین کیفیت نماز کے

نہین ہوتی نماز شرعی مگر ساتہہ نیت کے اور سب رکن اوسکے فرض ہین مگر بیٹہنا بیچ
کی التحیات مین اور جلسہ استراحت کرنا اور نہین واجب اذکار نماز مین مگر تکبیر تحریمہ اور
فاتحہ پڑہنا ہر رکعت مین اگرچہ مقتدی ہو اور تشہد اخیر اور سلام پہیرنا اور جو اسکے سوا ہی
وہ سنت ہی اور وہ اوٹہانا ہی دونو ہاتہہ کا چار جگہہ یعنی وقت تکبیر تحریمہ کے اور وقت رکوع
کے اور جب رکوع سے اوٹہے اور جب تیسری رکعت کو کہڑا ہو اور باندہنا دونو ہاتہہ کا اور
اِنِّی وَجَّہْتُ تا آخر پڑہنا بعد تکبیر تحریمہ کے اور اعوذ پڑہنا اور امین کہنا اور ملانا کسی
سورت کا فاتحہ سے اور بیچ کا تشہد اور جو ذکر وارد ہے ہر رکن مین اور بہت
کرنا دعا خیریت دارین کا اوس لفظ سے جو وارد ہے اور جو وارد نہین

فصل بیان مین مبطلات نماز کے

جاتی رہتی ہی نماز بات کرنے اور مشغول ہونے سے ایسی چیز مین جو جنس نماز سے نہین
اور ترک کرنے سے شرط یا رکن نماز کے عمداً یعنے جان بوجہہ کر

فصل بیان مین ساقط ہونے نماز کے غیر مکلف سے

نہین واجب نماز غیر مکلف پر یعنی او سپر جو عاقل بالغ نہو اور ساقط ہی نماز اوس سے جو اشارہ نکر سکے
اور بیہوش سے جسکو وقت نماز کا بیہوشی مین گذر گیا اور نماز پڑہی بیمار کہڑے ہو کر پہر بیٹہہ کر پہر لیٹ کر

باب بیان مین نماز نفل کے

نفل چار رکعت ہین پہلے ظہر کے اور چار بعد اوسکے اور چار رکعت پہلے عصر کے اور دو
رکعت بعد مغرب کے اور دو رکعت بعد عشا کے اور دو رکعت پہلے صبح کے اور نماز چاشت

اور نماز تہجد اور اکثر تہجد تیرہ رکعت ہی اور آخر اوسکے ایک رکعت وتر ہے اور دو رکعت تحیۃ المسجد اور نماز استخارہ اور دو رکعت درمیان ہر اذان و اقامت کے

باب بیان مین نماز جماعت کے

نماز جماعت کی سب سنتون مین زیادہ تاکید ہے اور ہو جاتی ہے جماعت دو آدمی سے پہر جتنے لوگ زیادہ ہون اوتنا ہی ثواب زیادہ ہی اور درست ہی نماز پیچھے کم رتبے کے اپنے سے اور بہتر یہ ہے کہ امام نیک آدمی ہو اور مرد امام ہو عورت کا نہ عورت امام ہو مرد کی اور امام بنے فرض پڑہنے والا نفل پڑہنے والے کا اور نفل پڑہنے والا فرض پڑہنے والے کا اور واجب ہی پیروی امام کی اوس کام مین جس سے نماز نجاوے اور امامت نکرے مرد اوس قوم کی کہ وہ اوس سے ناخوش ہون اور نماز پڑہے ساتہہ لوگون کے بہت ہلکی نماز پڑہنے والی کی طرح اور امام بنے بادشاہ اور گہر والا اور زیادہ قاری پہر زیادہ جاننے والا مسائل کا پہر بوڑہا آدمی اور جب خلل ہے نماز امام مین تو وہ خلل امام پر ہے نہ مقتدی پر اور مقتدی پیچھے امام کے کہڑے ہون مگر ایک آدمی کہ وہ داہنی طرف امام کے کہڑا ہو اور عورت امام ہو تو وہ بیچ صف کے کہڑی ہو اور آگے صف مردون کی ہو پہر لڑکون کی پہر عورتون کی اور زیادہ مستحق ساتہہ اول صف کے عقلمند دانا لوگ ہین اور لازم ہی جماعت پر برابر کرنا اپنی صفون کا اور بند کرنا درازون کا اور پورا کرنا پہلی صف کا پہر دوسری کا پہر تیسری کا پہر اسیطرح باقی صفون کا

باب بیان مین سجدہ سہو کے

یہ دو سجدہ ہین پہلے سلام کے یا پیچھے اوسکے ساتہہ تکبیر اور التحیات اور سلام کے اور مشروع ہی سجدہ سہو کا ترک مسنون اور زیادت رکعت سے اگرچہ ایک ہی رکعت ہو اور شک سے گنتی رکعات مین اور جب امام سجدۂ سہو کرے تو مقتدی بہی کرین۔

باب بیان مین نماز قضا کے

اگر نماز کو عمداً ترک کیا ہی نہ عذر سے تو فرض خدا کا احق ہی ساتہہ ادا کرنیکے اور جو عذر سے ترک کیا ہی

تو وہ قضا نہین بلکہ ادا ہی وقت دور ہونے عذر کے مگر نماز عید کی اگر عذر سے ہی رہ گئی ہو تو دوسرے دن عید کی پہر پڑہے سکتا ہے ان

باب بیان مین نماز جمعے کے

واجب ہی نماز جمعہ ہر مکلف پر مگر عورت اور غلام اور مسافر اور بیمار پر اور یہ نماز یعنی جمعہ مانند باقی نمازون کے ہے نہین مخالف اون سے مگر شروع ہونے دو خطبون مین کہ پہلے نماز سے ہین اور وقت اس نماز کا وقت ظہر کا ہے اور جو حاضر ہو اس نماز کو اوسپر لازم ہی کہ نہ روندے گردن لوگون کی یعنی نمازیون کی اور چپکا بیٹھے وقت دو خطبے کے اور مستحب ہی جلد جانا واسطے نماز جمعے کی اور خوشبو ملنا عطر لگانا اور اچھے کپڑے پہننا اور امام سے نزدیک ہونا اور جسنے ایک رکعت پائی اوسنے جمعہ پایا اور جمعہ عید کے دن رخصت ہی یعنے چاہے پڑہے چاہے نہ پڑہے۔

باب بیان مین نماز عیدین کے

یہ نماز دو رکعت ہی اول رکعت مین سات تکبیر پہلے قرات سے دوسری رکعت مین پانچ تکبیر اسی طرح یعنی پہلے قرات کے او خطبہ پڑہے امام بعد نماز عید کے اور مستحب ہی آراستہ ہونا اور نکلنا باہر شہر کے اور جانا ایک راہ سے اور آنا اور راہ سے اور کھانا کھجور وغیرہ کا پہلے نکلنے سے عید فطر مین نہ عید اضحے مین اور وقت اس نماز کا بعد بلند ہونے آفتاب کے ہے بقدر ایک نیزہ کے زوال تک اور اس نماز مین اذان و اقامت نہین

باب بیان مین نماز خوف کے

اس نماز کو رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی طرح پڑہا ہے اور سب طرح پڑہنا اوسکا کفایت کرتا ہے اور جب ڈر غالب ہو اور کشت و خون ہونے لگے تو پیادہ و سوار جس طرح ہو سکے پڑہے اگرچہ قبلہ کیطرف ہو اور اشارہ سے ہو۔

باب بیان مین نماز مسافر کے

واجب ہے قصر کرنا نماز کا اوس شخص پر جو نکلے اپنے شہر سے سفر کے ارادہ سے اگرچہ ایک منزل سے کم ہو اور جب ٹہرے کسی شہر مین متردد تو قصر کرے بیس دن تک

اور جب ارادہ کرے چار دن ٹہرنے کا تو پوری نماز پڑہے بعد چار دن کے اور درست ہی مسافر کو جمع کرنا نماز کا ساتہہ تقدیم تاخیر کے اذان اقامت سے یعنے ظہر کے ساتہہ عصر پڑہے یا عصر سے ظہر ملاوے اسیطرح مغرب کے ساتہہ عشا پڑہے یا عشا سے مغرب ملاوے

باب بیان مین نماز گہن کے

بہت صحیح روایت جو صفت نماز کسوف مین آئی ہے دو رکعت نماز ہی ہر رکعت مین دو رکوع اور تین رکوع اور چار رکوع اور پانچ رکوع بہی آئے ہین دونو رکوع کے بیچ مین قرارت کرے اور ہر رکعت مین ایک رکوع بہی آیا ہی اور مستحب ہی دعا کرنا اور تکبیر کہنا اور صدقہ دینا اور استغفار کرنا

باب بیان مین نماز استسقا کے

سنت ہی وقت خشک سالی کے پڑہنا دو رکعت نماز کا بعد اوسکے ایک خطبہ جسمین یاد دلانا اور رغبت دینا طرف طاعت کے اور روکنا نافرمانی اور گناہ سی ہو اور بہت استغفار اور دعا کرے امام اور جو اسکے ساتہہ ہوئین واسطے دور ہونے قحط کے اور سب لوگ اپنی چادرون کو پہیر دین

کتاب بیان مین جنازہ کے

سنت ہی عیادت کرنا بیمار کا اور تلقین کرنا دونو شہادت کا مرنیوالے کو یعنے اوسکے سامنے کلمہ پڑہے اور سنت ہے پہیرنا اوسکے موہنہ کا طرف قبلہ کے اور بند کرنا اوسکی آنکہون کا جب مر جاوے اور پڑہنا سورہ یسین کا اوسپر اور جلدی کرنا تجہیز مین مگر یہ کہ زندہ معلوم ہوا ور ادا کرنا اوسکے قرض کا اور لپیٹنا اوسکا کسی کپڑے مین اور جائز ہے بوسہ لینا اوسکا اور بیمار کو لازم ہے کہ نیک گمان رکہے اپنے رب سے اور توبہ کرے گناہون سے طرف اوسکے اور دیدے حق لوگون کے جو اوسپر ہوئین اور واپس دے مالکون کو چیزا اونکی یا ایسے دوسرے کو وصیت کر جاوے

فصل بیان مین نہلانے مردہ کے

واجب ہی نہلانا مردہ کا زندون پر اور ناتے والا اولی ہی ساتہہ ناتے والیکے اگر اوسکی جنس سے ہے اور اولے ہے میان بی بی کے لیے اور بی بی میان کے لیے اور نہلاوے مردہ کو

تین بار یا پانچ بار یا زیادہ پانی اور بیری سے اور آخرمین کافور ہو اور داہنی طرف سے نہلا دین اور شہید نہلایا نجاوے

فصل بیان مین کفن مردہ کے

واجب ہے کفن کرنا مردہ کو ایسی چیز سے جو چہپا دے اوسکو اگرچہ مالک نہو اوسکے سوا اور کا اور نہین ڈر زیادہ کفن دینی کا جبکہ ممکن ہو بدن گرانی قیمت کے یعنی مہنگا کفن بہاری مول کا منع ہے اور کفن کیا جاوے شہید اون کپڑون مین جنہین مارا گیا ہے اور مستحب ہے خوشبو ملنا بدن و کفن مردہ مین

فصل بیان مین نماز جنازہ کے

واجب ہے نماز پڑہنا مردے پر اور کہڑا ہو امام برابر سر مرد کے اور وسط عورت کے اور کہی چار یا پانچ تکبیر اور پہلی تکبیر کے فاتحہ اور کوئی سورت پڑہے اور دعائیں ماثور کرے درمیان تکبیرن نماز کی اور نہ پڑہی نماز جنازہ کی خیانت کرنیوالے مال غنیمت پر اور اپنی جان ہلاک کرنیوالے اور کافر پر اور نہ شہید پر اور پڑہی نماز جنازہ قبر پر اور غائب مردہ پر

فصل بیان مین لیجانے جنازہ کے

جلدی چلے ساتہ جنازہ کے اور جانا ساتہ جنازہ کے اور اٹہانا اوسکا سنت ہے اور آگے چلنے والا جنازہ کے اور پیچہے چلنے والا اوسکے برابر ہے اور سوار چلنا مکروہ ہے اور نعی بلند اور پیٹنا اور گریبان پہاڑنا اور چلانا اور آگ لیجانا ساتہ جنازہ کے حرام ہے اور نہ بیٹہے جانیوالا ساتہ جنازہ کے یہانتک کہ رکہا جاوے جنازہ زمین پر اور کہڑا ہونا واسطے جنازہ کے منسوخ ہے

فصل بیان مین دفن کرنے مردے کے

دفن کرنا مردے کا گڑہے مین کہ روکے اوسکو درندون سے واجب ہے اور نہین مضایقہ شق کا لیکن لحد اولے ہے اور مردہ کو قبر مین پایین قبر سے رکہین اور سیدہی کروٹ پر روبقبلہ لٹا دین اور مستحب ہے ڈالنا مٹی کا دونو ہاتہ سے واسطے حاضرین کے تین بار اور بلند نکیجاوے قبر زیادہ ایک بالشت سے اور زیارت کرنا مردون کی مشروع ہے اور کہڑا ہو زیارت کرنے والا روبقبلہ اور حرام ہے قبرون کو مسجد پکڑنا اور آرایش کرنا اونکا اور اونپر چراغ جلانا اور بیٹہنا اور مردون کو برا کہنا اور ماتم پرسی کرنا مشروع ہے اسیطرح بہیجنا کہانا واسطے مردہ والون کے

کتاب بیان مین زکوۃ کے

واجب ہے زکوۃ اون مالون مین جنکا بیان آتا ہی جبکہ مالک مال مکلف ہو یعنی عاقل بالغ

باب بیان مین زکوۃ جانورون کے

واجب نہین زکوۃ جانورون مین مگر اونٹ گاو بکری پر

فصل بیان مین زکوۃ اونٹ کے

پانچ اونٹ مین ایک بکری ہے پھر ہر پانچ مین ایک بکری اور پچیس اونٹ مین ایک
بنت مخاض یا ایک ابن لبون یعنی یکسالہ مادہ یا نر اور چھتیس اونٹ مین ایک بنت لبون
ہے یعنی دو سالہ مادہ اور چھیالیس اونٹ مین ایک حقہ ہے یعنی چار سالہ اور اکسٹھہ اونٹ
مین ایک جزعہ ہی یعنی پنجسالہ اور چھہتر اونٹ مین دو بنت لبون اور اکانوے اونٹ مین دو حقہ
ایکسو بیس اونٹ تک اور جب زیادہ ہون تو ہر چالیس مین ایک بنت لبون اور ہر پچاس مین ایک حقہ

فصل بیان مین زکوۃ گاو کے

واجب تیس گاو مین ایک گاو ہی تبیع ہو یا تبیعہ یعنی نر ہو یا مادہ اور چالیس گاو مین ایک مسنہ یعنی دو برسا اور اوپر اسی حساب سے

فصل بیان مین زکوۃ بکری کے

واجب چالیس بکری مین ایک بکری ہی ایکسو اکیس بکری تک اور دوسو ایک بکری مین دو بکری مین دوسو ایک
بکری تک اور اوسمین تین بکری ہی تین سو ایک بکری تک اور اوسمین چار بکری ہین پھر ہر سیکڑہ مین ایک بکری ہے

فصل بیان مین مخلوط جانورون کے

اور نکیے جاوین متفرق جانور اور نہ متفرق کیے جاوین مجتمع جانور ڈر سے زکوۃ کے اور نہین
کچھ زکوۃ اوسپر جو کم ہی مقدار فرض زکوۃ سے اور نہ اوسپر جو درمیان دو فریضہ کے ہی اور جو
جانور درمیان دو شریک کے ہون وہ دونو آپسمین برابر بانٹ لین اور نلیا جاوے زکوۃ مین
جانور بوڑہا اور عیب دار اور نقصان والا اور نہ کم عمر اور نہ بکری بانجھ اور نہ وہ بکری
جو دودہ کے لیے پالی ہے اور نہ گابھن اور نہ وہ نر جسکو واسطے نسل لینے کے رکھا ہے۔

باب بیان مین زکوٰۃ سونے چاندی کے

جب ایکسال پورا سونے چاندی پر گذر جاوے تب اوسپر چالیسوان حصہ ہے اور نصاب سونے کی بیس دینار ہین اور نصاب چاندی کی دوسو درہم اور جو سونا چاندی اس سے کم ہو اوسپر کچھ نہین اور نہین زکوٰۃ جواہر اور اموال تجارت اور کرایہ کے گھر وغیرہ پر

باب بیان مین زکوٰۃ روئیدگی کے

واجب ہے دسوان حصہ گیہون اور جو اور جوار اور خرما خشک اور منقی مین اور جسکو پانی سے سینچا ہے اوسمین نصف عشر ہے اور نصاب اونکی پانچ وسق ہین اور اسکے سوا جو ساگ بہاجی وغیرہ ہے اوسمین کچھ زکوٰۃ نہین اور شہد مین دسوان حصہ ہے اور جائز ہے پیشگی دینا زکوٰۃ کا اور لازم ہے امام کو کہ پھیر دے صدقہ ہر جگہہ کے امیرون کا اوس شہر کے فقیرون پر اور بری ہو جاتا ہے مال والا زکوٰۃ دیکر بادشاہ کو اگرچہ ظالم ہو۔

باب بیان مین جگہہ خرچ کرنے زکوٰۃ کے

یہ آٹھ جگہہ ہین جو قرآن شریف مین مذکور ہین یعنے فقیر اور مسکین اور عامل صدقات اور مؤلفۃ القلوب اور گردن چھوڑانے مین اور قرضدار اور جہاد اور مسافر اور حرام ہے زکوٰۃ بنی ہاشم اور اون کے غلامون پر اور آسودہ تندرست کمانے والے پر

باب بیان مین صدقہ فطر کے

یہ ایک صاع ہے قوت معتاد سے ہر شخص کی طرف سے اور صدقہ غلام کا مالک پر اور چھوٹے لڑکے کا اوسکے مربی پر واجب ہے اور چاہیے کہ یہ صدقہ پہلے نماز عید سے دیا جاوے اور جو شخص ایک دن رات کی قوت سے زیادہ نہ پاوے اوسپر فطرہ نہین اور مصرف اس صدقہ کا وہی مصرف زکوٰۃ کا ہے

کتاب بیان مین خمس کے

واجب ہے خمس غنیمت کے مال مین جو لڑائی مین ہاتھ آوے اور مال دفینہ مین اور جو اسکے سوا ہو اوسمین واجب نہین اور مصرف خمس کا وہ ہے جو آیہ کریمہ وَاعْلَمُوا أَنَّمَا غَنِمْتُمْ

مین مذکور ہے یعنے اللہ اور رسول اور قرابت والے اور یتیم اور مسکین اور مسافر

کتاب بیان مین روزہ کے

واجب ہے روزہ رمضان کا عادل مرد کے چاند دیکہنے یا گنتی شعبان کی پوری ہونے سے اور تیس روزے رکھے جبتک ظاہر ہو چاند شوال کا پہلے پورے ہونے مہینے سے اور جب ایک شہر کے لوگ چاند دیکہین تو سب شہر والون کو انکی موافقت لازم ہے اور روزہ دار کو لازم ہے کہ نیت روزہ کی صبح سے پہلے کرے

فصل بیان مین مبطلات روزہ کے

جاتا رہتا ہے روزہ کہانے پینے صحبت کرنے سے جان بوجہ کر اور حرام ہے ملانا روزون کا یعنے بے افطار کے جسکو وصال کہتے ہین اور جو کوئی روزہ جان بوجہ کر توڑ ڈالے تو اوسپر کفارہ ہے مانند کفارہ ظہار کے یعنے آزاد کرنا ایک گردن کا یا روزے دو مہینے کے یا کہلانا ساٹھہ مسکین کا اور مستحب ہے جلدی کرنا افطار مین اور دیر کرنا سحری کہانے مین

فصل بیان مین افطار کرنے روزہ کی عذر سے

واجب ہے اوسپر جو افطار کرے روزہ عذر شرعی سے کہ قضا کرے اوسکو اور افطار کرنا روزہ کا مسافر کو اور اوس شخص کو جو مانند مسافر کے ہو رخصت ہے اور جو ڈرے تلف ہونے یا کمزور ہونے سے جہاد مین تو اوسکو افطار کرنا عزیمت ہے اور جو شخص مر گیا اور اوسپر روزے ہین تو روزہ رکھے ولی اوسکا طرف سے اوس کے اور بوڑھا آدمی کہ عاجز ہوا ادا اور قضا ئے روزہ سے وہ کفارہ دے ہر روزے کا یعنے ایک مسکین کو کہلادے

باب بیان مین روزہ نفل کے

مستحب ہین چھہ روزے شوال کے اور نو روزے ذیحجہ کے اور روزے محرم و شعبان کے اور روزہ پیر اور جمعرات اور تیرہوین چودہوین پندرہوین ہر مہینے کا اور بہتر روزہ نفل ہے ایکدن کا اور افطار ایکدن کا ہے اور مکروہ ہے روزہ تمام عمر کا اور تنہا روزہ جمعہ کا

اور روزہ سنیچر کا اور حرام ہی روزہ دو نو عید کا اور ایام تشریق کا اور مکروہ ہی استقبال رمضان کا ایک دو روزہ

باب بیان مین اعتکاف کے

مشروع ہی اعتکاف ہر وقت مسجد مین اور رمضان مین زیادہ تر موکد ہی خصوصاً عشرہ اخیر مین ہی اور مستحب ہی کوشش کرنا عبادت مین ماہ رمضان مین اور تلاش قیام شب قدر کا اور نہ نکلے اعتکاف کرنیوالا مسجد سے مگر واسطے حاجت کے

کتاب بیان مین حج کے

حج واجب ہے ہر مکلف مقدور والے پر فی الفور یعنے بے تاخیر قرآن شریف مین فرمایا اور واسطے اللہ کے ہے لوگون پر حج گھر کا یعنے کعبہ کا جو کوئی پا سکے اوسکی طرف راہ اور جو نمانے تو اللہ بے پروا ہے سارے جہانون سے

فصل بیان مین اقسام حج کے

واجب ہے مقرر کرنا نوع حج کا ساتھہ نیت کے تمتع یا قران یا افراد اور تمتع افضل ہی اور احرام باندہے حج کا میقات معروف سے اور جو شخص میقات سے کم مسافت پر ہو جیسے جدہ والے وہ اپنے گھر سے احرام باندھے یہانتک کہ مکہ والے مکہ معظمہ سے احرام باندہین تمتع یہ ہے کہ احرام باندھے آفاقی یعنے مسافر عمرہ کا حج کے مہینون مین پہر مکہ مین پہونچکر عمرہ تمام کرے اور احرام سے نکلکر حلال رہے یہانتک کہ حج کرے اور جو قربانی میسر ہو ذبح کرے اور قران یہ ہی کہ احرام باندہے آفاقی حج و عمرہ دونو کا پہر مکہ مین داخل ہوکر احرام باندہے رہی یہانتک کہ افعال حج سے فارغ ہو اور ایک طواف اور ایک سعی کرے پہر جو میسر ہو ذبح کرے اور جب مکہ سے پہرے طواف وداع کرے اور افراد کہتی ہین تنہا حج یا تنہا عمرہ کو تنہا حج یون ہے کہ آفاقی میقات سے احرام باندہ کر مکہ مین آوے اور طواف قدوم کرے اور رمل کرے اسمین اور درمیان صفا مروہ کے دوڑے پہر احرام پر باقی رہے یہانتک کہ عرفات مین کھڑا ہو اور رمی کرے سر منڈائے اور طواف کعبہ کا اسمین رمل اور سعی نہین اور عمرہ تنہا یہ ہے کہ

فصل بیان مین ہدی کے

افضل ہدی اونٹ ہے پہر گاؤ پہر بکری اور اونٹ گاؤ سات آدمی کیطرف سے کافی ہی اور قربانی والے کو کہانا گوشت قربانی کا اور سوار ہونا اوسپر راہ مین جائز ہی اور مستحب ہے اشعار کرنا اور نعل لٹکانا گلے مین ہدی کے اور جس نے قربانی بہیجدی اور خود مکہ معظمہ کو نہ گیا تو اوسپر کوئی چیز جو محرم پر حرام ہے حرام نہین

باب بیان مین عمرے کے

احرام عمرہ کا میقات سے باندہے اور جو مکہ مین ہو وہ زمین حل کو نکلجاوے پہر نماز سے اگر طواف وسعی کرے اور سر منڈائے یا بال کتراوے اور عمرہ مشروع ہی سارے برس

کتاب بیان مین نکاح کے

مشروع ہی نکاح اوسکو جو جماع کرسکے خرچ بی بی کا اوٹہاسکے اور واجب ہے اوسپر جو گناہ مین پڑنے سے ڈرے اور بے نکاح رہنا جائز نہین مگر اوسکو جو عاجز ہو ضروریات سے اور چاہیے کہ عورت چاہنے والی جننے والی کواری خوبصورت آبرو والی مالدار دیندار کرے اور جوان عورت کو خود پیغام دے اور معتبر اوسکا راضی ہونا ہی ساتھہ کفو کے اور پیغام چہوٹی عورت کا اوسکے ولی کو دے اور رضامندی کواری کی چپ رہنا اوسکا ہی اور حرام ہی پیغام دینا عورت کو عدت مین اور کسی کی منگنی پر منگنی کرنا اور جائز ہے دیکہنا طرف منگیتر کے اور نہین ہوتا نکاح مگر ایک ولی اور دو گواہ سے مگر یہ کہ ولی بالغ یا غیر مسلمان ہو تو نکاح بے ولی کے بہی جائز ہے اور جائز ہی ہر ایک کو میاں بی بی مین سے وکیل مقرر کرنا کسی شخص کا واسطے نکاح باندہنے کے اگرچہ دو کیطرف سے ایک ہی آدمی ہو

فصل بیان مین نکاح متعہ کے

منسوخ ہے نکاح متعہ کا یعنے نکاح کرنا کسی عورت سے اجرت مقرر پر مدت معین تک اور حرام ہی حلالہ کرنا یعنی مطلقہ کا نکاح دوسرے شخص سے بارادہ طلاق

کرکے پہر اپنے نکاح مین پہیر لینا اسی طرح شغار بہی حرام ہی یعنی نکاح کرنا کسیکی بیٹی بہن سے
اس شرط پر کہ اپنی بیٹی یا بہن کا اوس سے نکاح کردے بدون مہر کے اور واجب ہے
مرد پر پورا کرنا اس شرط کا جو بی بی سے کی ہے مگر ایسی شرط کہ حلال کو حرام یا حرام کو
حلال کردے تو اوسکا پورا کرنا جائز نہین اور حرام ہی مرد پر نکاح کرنا عورت زانیہ
اور مشرکہ سے اور عورت پر نکاح کرنا مرد زانی و مشرک سے اور اون عورتون سے جنکی حرمت
قرآن شریف مین آئی ہی اور یہ چودہ عورتین ہین سوتیلی ماں سگی ماں بیٹی بہن پہپی
خالہ بہتیجی بہانجی ماں بہن رضاعی ساس ربیبہ بہو یعنے سگے بیٹے کی بی بی دو
بہنین اکٹہی اور دودہ پینا مانند نسب کے ہے اور حرام ہی جمع کرنا درمیان بی بی اور اوسکی
پہپی اور خالہ کے اور حرام ہی نکاح زیادہ عدد مباح پر یعنے چار عورت سے زیادہ آزاد
غلام دونوکو اور جو غلام بے اذن مالک کے نکاح کرلے تو نکاح اوسکا باطل ہے
اور لونڈی جب آزاد ہوئے تو اپنی جان کی مختار ہی حق مین اپنے خاوند کے چاہے
اوسکو رکہے چاہے اور کو اور جائز ہے فسخ کرنا یعنے توڑ دینا نکاح کا بسبب اوس عیب کے جو عورت
مین ہو جیسے برص جذام و ہڈی بدن مین اور جنون وغیرہ اور کافرون کے نکاحون مین
جب مسلمان ہو جاوین وہ نکاح بحال رہتے ہین جو موافق شرع ہون اور اگر دو مین سے ایک مسلمان
ہوا تو نکاح ٹوٹ گیا اور عدت واجب ہوئی پہر وہ مسلمان ہو گیا اور عورت نے نکاح نہین کیا ہے
تو وہ دونو اپنے اگلے نکاح پر باقی ہین اگرچہ مدت زیادہ ہو گئی ہو جبکہ وہ دونو اوس نکاح کو اختیار کرلین

فصل بیان مین مہر کے

مہر واجب ہی اور گرانی اوسمین یعنے بہاری مہر باندہنا ہزارون لاکہون کروڑون کا مکروہ
ہی اور صحیح ہی مہر اگرچہ ایک انگوٹہی لوہے کی یا سکہانا قرآن شریف کا ہو اور جسنے نکاح
کیا اور مہر کا نام نلیا اوسکا تہوڑا مہر موافق مہر اور عورتون اوسکے گہر کی ہے اگر داخل ہوا ہی
ساتہہ اوسکے اور مستحب ہی دینا کسی قدر مہر کا پہلے دخول سے اور لازم ہی مرد پر اچہا برتاو

کرنا ساتھ بی بی کے اور بی بی پر ہے اطاعت کرنا خاوند کی اور جسکی دو بی بی ہون
وہ برابری کرے درمیان اونکے تقسیم اور لینے مین جسکی حاجت ہو اور جب سفر
کرے تو قرعہ ڈالے اور بی بی کو پہونچتا ہی کہ اپنی نوبت بخشدے یا صلح کرے شوہر سے
اسقاط نوبت پر اور کنواری کے پاس سات رات ہے اور بیاہی کے پاس تین رات
اور عزل کرنا یعنی منی گرانا باہر بدن کے بے اجازت بی بی کے جائز نہین ہی نہ دوسرے راہ سے آنا پاس بی بی کے

فصل بیان مین ولد الزنا کے

حرامی لڑکا عورت کا ہی اور زانی کو پتھر اور نہین معتبر مشابہ ہونا اوسکا ساتھ غیر باپ یا بیٹے کے
اور جب شریک ہون تین آدمی جماع مین ایک لونڈی کے حالت طہر مین جسمین ہر ایک
شخص اوسکا مالک ہوا ہے پھر وہ لونڈی بچہ جنے اور تینون مرد اوسکا دعوی کرین تو قرعہ
ڈالا جاوے جسکے نام قرعہ نکلے وہ شخص اوس بچے کا مستحق ہی اور دیوے دینا دو تہائی دیت کا ان دونون شخص کو واجب ہے

کتاب بیان مین طلاق کے

جائز ہی طلاق مکلف مختار سے اگرچہ ہنسی سے ہو اوس عورت کو کہ طہر مین ہی اور ہاتھ
نہین لگایا اوسکو طہر مذکور مین اور نہ طلاق دی ہی اوس حیض مین جو پہلے اس طہر کے
تہا یا اوس حمل مین جو ظاہر ہوا ہے اور حرام ہے طلاق دینا اور طرح سوا اس طرح کے
اور ہو جانے مین اس طلاق کے اور جو زیادہ ہو ایک طلاق پر بدون رجوع کے اختلاف
ہی اور صحیح عدم وقوع ہی یعنی اگر تین طلاق ایک ہی بار دیدین تو یہ ایک ہی طلاق ہوئی تین نہین ہوئین جبتک رجوع کرلے

فصل بیان مین طلاق کنایہ سے

ہو جاتی ہی طلاق کنایہ سے ساتھ نیت کے یعنے اگر نیت طلاق کی ہی اور اختیار دینے سے
بی بی کو اگر وہ طلاق اختیار کرلے اور اگر مرد دوسرے کو مختار کردے طلاق دینے کا تو اوسکے دینے
سے بھی طلاق ہو جاتی ہی لیکن بی بی کو اپنے اوپر حرام کرلینے سے طلاق نہین ہوتی اور مرد
زیادہ مستحق ہی اپنی بی بی کا مدت عدت مین جب چاہے رجوع کرلے اگر طلاق رجعی ہی لیکن بعد تیسری

طلاق کے حلال نہین جبتک عورت دوسرے مرد سے اسکو نکاح نکرلیوے اور وہ اپنی خوشی سے اوسکو چھوڑ دے

باب بیان مین خلع کے

مرد نے جب اپنی بی بی سے خلع کیا تو وہ اپنے امر کی مختار ہے نہین پہرتی طرف مرد کے نزدیک رجوع کرنے سے اور خلع جائز ہے تھوڑے بہت مال پر جب تک زیادہ اوس چیز سے نہو جو مرد کیطرف سے اوسکو پہونچا ہے اور ضرور ہے کہ راضی ہون میان بی بی دونو خلع پر یا حاکم بسبب ناراضی آپس کے خلع کرا دیوے اور خلع فسخ ہے طلاق نہین اور عدت اوسکی ایک حیض ہے

باب بیان مین ایلا کے

ایلا قسم کہانا ہے خاوند کا سب یا بعض بیبیون اپنی سے کہ اونکے پاس نجاونگا پہر اگر اوسکی مدت چار مہینے سے کم ٹہرائی ہے تو الگ رہے اوس سے یہانتک کہ مدت مقرر گذر جاوے اور جو چار مہینے سے زیادہ مدت ٹہرائی ہے تو مختار ہے بعد گذر جانے اوس مدت کے رجوع کرنے اور طلاق دینے مین

باب بیان مین ظہار کے

ظہار کہنا ہے مرد کا اپنی بی بی سے کہ تو مجہپر مانند پیٹھ مان میری کے ہے یا جسنے تجکو اپنی مان کی پیٹھ ٹہرایا یا جو اوسکے مانند ہو اور واجب ہے خاوند پر کہ کفارہ دے پہلے ہات لگانے سے یعنے ایک بردہ آزاد کرے اور جو بردہ نپاوے تو ساٹھ مسکین کو کہانا کہلاوے مسکین کو نکہلا سکے تو دو مہینے برابر روزہ رکہے اور جائز ہے امام کو مدد کرنا اوسکی صدقہ لوگون سے اگر ایسا فقیر ہے کہ روزہ نہین رکہہ سکتا اور اوسکو پہونچتا ہے کہ اوس صدقہ سے اپنی جان و عیال پر صرف کرے اور اگر ظہار کا ایک وقت مقرر ہے تو نہین جاتا ظہار اوس وقت کے گذر جانے سے اور اگر وطی کی مرد نے پہلے گذر جانے وقت سے اور پہلے کفارہ دینے سے تو باز رہے صحبت سے یہان تک کہ کفارہ دے ظہار مطلق مین اور گذر جاوے وقت ظہار موقت کا

باب بیان مین لعان کے

جب مرد نے بی بی کو تہمت زنا کی لگائی اور بی بی نے اقرار نکیا یعنی زنا کا اور مرد تہمت سے پھرا تو لعان کرے مرد چار بار گواہی دے کہ وہ سچا ہے اور پانچوین بار کہے کہ لعنت خدا کی اُس مرد پر اگر جھوٹا ہے پھر عورت گواہی دے چار بار کہ مرد جھوٹا ہے اور پانچوین بار کہے کہ غضب خدا کا اوس عورت پر اگر مرد سچّا ہے اور حاکم جدائی کر دے درمیان دونو کے اور یہ عورت حرام ہو گئی اوس مرد پر ہمیشہ کو اور بچہ لعان کا مان کو ملتا ہے فقط اور جو کوئی عورت کو تہمت زنا کی لگائے وہ قاذف ہے اوسپر حد قذف واجب ہے ذکر اوسکا آویگا۔

باب بیان مین عدت کے

حاملہ کی عدت جننا ہی اور حیض والی کی عدت تین حیض اور جو حمل اور حیض سے نہو اوسکی عدت تین مہینے اور عدت وفات کی چار مہینے دس دن ہین اور اگر حمل سے ہو تو جننا اُسکا اور نہین عدت واسطے غیر مدخولہ کے اور عدت لونڈی کی مانند بی بی کے ہے اور جو عورت عدت وفات کرے اوسپر لازم ہے کہ زینت ترک کرے یعنی سرمہ لگانا خوشبو ملنا رنگا کپڑا پہننا اور جس گھر مین وقت مرنے شوہر کے تہی یا وقت پہنچنے خبر موت شوہر کے وہین رہین

فصل واجب ہے استبرا کرنا لونڈی قیدی یا خریدی ہوئی کا اور جو مانند ان کے ہو ساتھ ایک حیض کے یعنی ایک حیض آنے تک اوس کے پاس نجاوے اگر حیض والی ہے اور ساتھ جننے کے اگر حمل والی ہے یا حیض موقوف ہو گیا ہے یہانتک کہ ظاہر ہو حمل اوسکا اور کنواری اور کم عمر کا پاک کرنا ساتھ ایک حیض کے نہین ہے اور نہین لازم ہے بیچنے والی کو اور جو اسکے مانند ہو پاک کرنا اوسکا

باب بیان مین نفقہ کے

واجب ہے شوہر پر نفقہ بی بی کا اور مطلقہ رجعی کا نہ بائن کا اور نہ اوسکا جو عدت وفات مین ہو پس نہین نفقہ و سکنی انکا مگر جبکہ یہ دونو حمل سے ہون اور واجب ہے نفقہ محتاج کا باپ تونگر پر اور محتاج باپ کا آسودہ بیٹے پر اور لونڈی غلام کا مالک پر اور نہین واجب نفقہ ناتے والی کا ناتے والے پر مگر بطریق صلۂ رحم کے اور جسکا نفقہ جسپر واجب ہے اوسپر کپڑا اور گھر اوسکے رہنے کا بھی واجب ہے۔

باب بیان مین رضاع کے

ثابت ہوجاتا ہی حکم دودہ پلانے کا پانچ بار پینے سے جب یقین ہو دودہ ہونے کا اور بچے نے یہ
دودہ پہلے دودہ چھڑانے سے پیا ہو اور حرام ہی دودہ سے جو حرام ہی نسبت سے اور مقبول ہے
بات دودہ پلانے والیکی اور جائز ہی دودہ پلانا بڑی عمر والے کو اگرچہ ڈاڑہی رکہتا ہو واسطے جائز ہونے نظر کے

باب بیان مین پرورش کے

اولے بہتر حق مین لڑکے کے اوسکی مان ہی جبتک نکاح نکرے پہر خالہ پہر باپ پہر مقرر کرے حاکم ماننے والون مین سے جسکو نیک جانے اور جب لڑکا مستقل عمر کو پہونچا یعنے سمجہ دار ہوا تو اوسکو اختیار دیا جاتا ہی درمیان مان باپ یعنے جسکے پاس چاہی رہے اور جب مان باپ وغیرہ نہون تو اوسکو وہ شخص پالے جسکے پالنے مین مصلحت ہو ÷

کتاب بیان مین خرید فروخت کے

بیع مین اعتبار فقط رضامندی کا ہی اگرچہ اشارہ سے ہو اوس شخص کے جو بول سکتا ہی اور نہین جائز بیچنا شراب اور مردار اور سور اور بت اور کتے اور بلی اور خون کا اور نہ کرایہ دینا نر کا واسطے مادہ کے اور بیچنا حرام چیز کا جیسے چربی مردار کی اور بیچنا زائد پانی کا اور اوس چیز کا جسمین دہوکا ہے جیسے مچھلی پانی مین اور پرند ہوا مین اور بیچنا حمل کا پیٹ مین اور کپڑا ڈالنا طرف ایک دوسرے کے اور چہو لینا کپڑے ایک دوسرے کو اور بیچنا دودہ کا تہن مین اور غلام بہاگے ہوئے کا اور غنیمت کے مال کا یہانتک کہ بٹ چکے اور بیچنا میوہ درخت کا یہانتک کہ پک جاوے اور بالون جانور کا پیٹہہ پر اور بیچنا گہی کا دودہ مین اور بیچنا کہیت کا بدلے کہانے کے جسکا ناپ معلوم ہو اور بیچنا باغ کے میوہ کا چہوارے سے پیمانہ مقرر پر اور بیچنا باغ کے پہل کا پہلے پیدا ہونے سے اور سبز میوہ کا پہلے ظاہر ہونے صلاح سے اور بیچنا نہ کسی چیز کا وکیل بننا اور بیچنا شیرہ انگور کا اوسکے ہات جو شراب بناوے اور [illegible] معدوم چیز سے جسپر بیع و خرید کرنا قرض کا قرض سے اور بیچنا مول لی ہوئی چیز کا پہلے قبضہ کے [illegible] بیچنا کہانیکی چیز کا یہانتک کہ جاری [illegible] صاع [illegible] مشتری [illegible] اور صحیح نہین [illegible] چیز کا بیع مین جبکہ معدوم ہو وہ

جیسے استثنا کرنا پشت جانور کا یعنی واسطے سواری کے اور جائز نہین جدائی کرنا درمیان
محرم مان بیٹے اور بیچنا شہری کا ہاتھہ دہقانی کے اور نہ بڑھانا نرخ کا یعنی دہوکا دینے کو اور
بیع بیع پر اور آگے جاکر لینا بیوپاری کا اور روکنا غلہ کا واسطے گرانی نرخ کے اور مقرر
کرنا نرخ کا اور واجب ہے چہوڑنا نقصان کا یعنے اگر کسی کے ہاتھہ مثلاً باغ بیچا اور اوسکو
کوئی آفت پہونچی تو اوس سے نقصان اوسکا لیوے اور جائز نہین سلف و بیع جیسے
ایک آدمی دوسرے سے کہے کہ مین تیری چیز مول لیتا ہون تجکو اس شرط سے کہ تو فلانی چیز مجکو قرض دے
یا یہہ کپڑا دس روپیہ بیچتا ہون اگر تو دس روپیہ مجکو قرض دے اور نہین جائز دو شرط ایک بیع مین جیسے کہے یہہ چیز ہزار
نقد مین اور دو ہزار کو قرض مین دیتا ہون یا یہہ کپڑا تیرے ہاتھہ بیچا اور دہونا اور سلوا دینا اوسکا
میرے ذمہ ہے یا کوئی اور چیز خارج بیع سے شرط کرے مثلاً بیچتا ہون اس شرط پر کہ فلانی چیز
مجکو ہبہ کر دے یا فلان شخص سے میری سفارش کر دے یا اگر تو فلانی چیز بیچے تو میرے ہی ہاتھہ
بیچنا اور مانند اسکی اور نہین جائز نفع لینا اوس چیز کا جسپر قبضہ نہین اور نہ بیچنا اوس چیز کا جو پاس
بائع کے نہین لیکن اگر قریب ہو تو جائز ہے اور خیار مجلس ثابت ہے جبتک بائع و مشتری جدا نہین ہوئے ہین

باب بیان مین سود کے

حرام ہے بیچنا سونے کا سونے سے اور چاندی کا چاندی سے اور گیہون کا گیہون سے اور جو کا
جو سے اور خرمے کا خرمے سے اور نمک کا نمک سے مگر مانند کا مانند سے ہاتون ہات اور ملانے
مین اور چیزون کے ساتھہ حکم ان چیزون کے اختلاف ہے پس اگر جنسین الگ الگ ہین تو زیادتی
جائز ہے جبکہ لین دین ہاتہون ہاتھہ ہو اور جائز نہین بیچنا ایک جنس کا اوسی جنس سے
جبکہ برابر ہونا اونکا معلوم نہو اگرچہ اوسکے ساتھہ اور کچھہ ہو سوا اوسکے جیسے ایک تلوار چاندی
کے قبضہ کی بیچے اور اوسمین چاندی قیمت سے زیادہ ہو تو یہہ بیع صحیح نہین مگر جبکہ چاندی کی
برابر قیمت دے اگرچہ اوسکے ساتھہ لوہا تلوار کا بہی ہے اور نہین جائز بیچنا گیلی کہجور کا سوکھی
کہجور سے مگر محتاجون کو اور بیچنا گوشت کا بدلے جانور کے اور جائز ہے بیچنا ایک

جانور کا دودہ جانور یا زیادہ سے جو اوسی کی جنس ہو اور جائز نہین بیچنا ایک چیز کا قیمت سے ایک مدت تک پہر خریدنا اوسی چیز کا اوس قیمت سے کم پر

باب بیان مین خیار کے

جو شخص کسی عیبدار چیز کو بیچے اوسپر واجب ہے کہ عیب کو ظاہر کردے نہین تو خریدار کو اختیار ہے رکھے یا پہیر دے اور خراج ضمان پر ہے یعنی مالک نفع غلام کا مثلاً مشتری ہی نہ بائع اور پہونچتا ہی خریدار کو پہیر دینا چیز کا بسبب فریب کے اور منجملہ فریب کے ہی نہ دوہنا دودہ کا تاکہ خریدار کو زیادہ معلوم ہو سو ایسے جانور کو پہیر دے مع ایک صاع خرمے کے یا جس چیز پر دونون راضی ہو جاوین اور ثابت ہی خیار واسطے اوس شخص کے جو دہو کہا کہاتا ہی اپنے خرید مین یا جسنے بیچدیا پہلے پہونچنے بازار کے اور ہر ایک کو بائع و مشتری سے جنہون نے بیع ناجائز کی ہی پہونچتا ہی کہ بیع یعنی خریدی ہوی چیز کو پہیر دے اور جسنے بے دیکہی کچہہ مول لیا اوسکو پہیر دینا اوسکا جب دیکہکر ناپسند کرے اوس چیز کو پہونچتا ہی اور جس چیز کو خیار بیع لیا ہی اوسکو بہی پہیر سکتا ہی وجب اختلاف کرین بائع مشتری تو بات بیچنے والی کی بات ہی یعنی معتبر قول بائع کا ہی نہ مشتری کا

باب بیان مین بیع سلم کے

یہ اسطرح پر ہی کہ اصل مال کو مجلس عقد مین دوسرے کو سپرد کردے اس شرط پر کہ دے اوسے وہ چیز جسپر دونون راضی ہوی ہین ناپ اور تول اور مدت معلوم پر اور نہ لے سلم کرنے والا مگر وہی چیز جسکا نام لیا ہے یا اصل مال اپنا اور تصرف نکرے اوسمین پہلے قبضہ کرنے سے

باب بیان مین قرض کے

واجب ہے پہیرنا مانند کا یعنے جو قرض لیا ہے وہی چیز وقت ادا کرنیکے دے اور جائز ہی بہتر یا زیادہ دینا قرضخواہ کو یعنے مقدار قرض سے جبکہ مشروط نہو یعنی زیادہ دینا اور جائز نہین کہینچنے قرض نفع واسطے قرض دینے والے کے یعنی قرضخواہ قرضدار سے تحفہ ہدیہ وغیرہ کچہہ نلے

کتاب بیان مین شفعہ کے

سبب شفعہ کا شرکت ہی کسی چیز مین اگرچہ چیز منقول ہو پہر جب تقسیم ہو گئی یعنے شے مشترک تو شفعہ نرہا اور درست نہین شریک کو بیچنا اوس چیز کا یہانتک کہ خبر کردے شریک کو اور باطل نہین ہوتا شفعہ دیر کرنے شریک سے

کتاب بیان مین اجارہ کے

جائز ہے اجارہ ہر کام پر کہ منع نہین کیا ہے اوس سے شرع نے لیکن اجرت معلوم ہو وقت اجارہ کے نہین تو مزدور مستحق ہوگا مزدوری کا موافق اپنے کام کے نزدیک اوس کام والون کے اور نہی آئی ہی کسب حجام اور اجرت زنا اور نذرانہ کاہن اور کرایہ نر اور اجرت مؤذن سے اور منع ہے دینا غلہ کا اجرت پسائی مین اور جائز ہے اجرت لینا تلاوت قرآن پر نہ قرآن سکھانے پر اور جائز ہے دینا کھیتی کا ایک مدت معلوم تک اجرت معلوم پر جیسے زمین کو نصف پیداوار زمین پر کرایہ دے اور جسنے بگاڑ دیا اوس چیز کو جسپر لوگ اوسکو مزدور مقرر کیا تہا یا تلف کیا اوس چیز کو جسپر وہ متاجر تہا تو وہ ضامن ہے اوس چیز کا یعنی وہ چیز اوس سے لیجاویگی

باب بیان مین آباد کرنے زمین اور جاگیر دینے کے

جسنے آباد کی ایسی زمین جسکو آباد نکیا تہا کسی اور نے پہلے اس سے تو وہ شخص زیادہ حقدار ہے اوسکا اور یہ زمین اوسکے ملک ہے اور جائز ہے امام کو کہ جاگیر دے اوس شخص کو جسکے دینے مین مصلحت ہے زمین بے آباد یا کان یا پانی وغیرہ سے

کتاب بیان مین شرکت کے

لوگ شریک ہین پانی اگ گہاس مین اور جب پانی والے آپسمین جھگڑین تو زیادہ حقدار پانی کا وہ ہی جو اوپر ہے وہ روک لے پانی کو ٹخنون تک پہر چھوڑ دے اوسکو واسطے نیچے والے کے اور نہین جائز روکنا کسی کا زیادہ پانی سے کہ روکے بسبب اوسکے گہاس کو اور امام کو پہونچتا ہی کہ وقت حاجت کے گھیر لے کسی جگہ خاص کو واسطے چرنے مویشی اہل اسلام کے روک لے اور جائز ہے شریک ہونا نقد مین اور تجارت مین اور دینا منافع کا موافق

اوسکے جیسے دونو راضی ہوئے ہین اور جایز ہے شرکت اوسمین جسمین شامل نہو یہ معاملہ نادرست چیزپر اور جب جھگڑین شریک عرض راہ مین تو اوس راہ کو سات گز چوڑا کردین اور منع نکرے ہمسایہ ہمسایہ کو لکڑی گاڑنے سے اپنی دیوار مین اور نہین نقصان دینا اور نقصان لینا درمیان شریکون کے اور جو کوئی شریک کو نقصان دیے تو امام کو جائز ہو کہ اوسکو سزا دے ساتھہ اوکھیڑنے درخت یا بیچ دینے اوسکے گہر کے

باب بیان مین رہن کے

جائز ہے گرو رکہنا اوس چیز کا جسکا مالک ہے راہن واسطے ادائے قرض کے جو اوسکے ذمہ پر ہے اور رہن کے جانور پر سواری کیجاوے اور اوسکا دودہ پیا جاوے عوض اوس خرچ کے جو رہن چیز پر ہوا ہے اور نہین روکی جاتی چیز رہن کی بسبب تاخیر کے یعنے اگر راہن نے اوسکو وقت شرط پر نچہوڑا یا تو مرتہن اوسکا مالک نہین ہوتا

کتاب بیان مین امانت و عاریت کے

واجب ہے امانت رکہنیوالے عاریت لینے والے پر ادا کرنا امانت کا اوس شخص کو جسکی امانت اوسنے رکہی ہو اور خیانت نکرے اوسکی جو اوسکی خیانت کرے اور نہین تاوان امانت رکہنیوالے پر جب تلف ہو جاوے امانت یا عاریت بدون اسکے تباہ کرنے اور خیانت کرنے کے اور جائز نہین منع کرنا عاریت کی چیز کا جیسے ڈول ہانڈی اور نر نسل لینے کا اور دوہنا جانور کا حاجتمند کو اور سواری دینا کسی کو راہ خدا مین

کتاب بیان مین غصب کے

گنہگار ہے غصب کرنیوالا کسی چیز کا یعنے کسیکی چیز لیکر داب رکہے اور اوسکو ندے اور واجب ہے پہیر دینا اوس چیز کا جو لیلی ہو اور حلال نہین مال کسی مسلمان کا مگر اوسکی خوشی خاطر سے اور نہین حق واسطے رگ ظالم کے یعنے اگر کوئی شخص زمین آباد کرے تو وہ اوسکی مالک ہے ظالم کا اوسمین کچہہ حق نہین کہ اوس سے چہین لیوے اور جسنے کہیتی کی کسیکی زمین

بین بے اجازت اوسکی تو وہ کھیتی اوسکی نہین بلکہ مالک زمین کی ہے اپنا خرچ اوس سے لے لے اور جسنے درخت لگائے غیر کی زمین مین اوسکو اوکھیڑ لے اور جائز نہین نفع لینا غصب کی چیز سے اور جو کوئی تلف کردے کسی چیز کو تو ویسی ہی چیز دے یا اوسکی قیمت

کتاب بیان مین آزاد کرنیکے

بہتر بردہ وہ ہے جو بہت نفیس و قیمتی ہو اور جائز ہی آزاد کرنا لونڈی غلام کا بشرط خدمت کے اور جو مانند اوسکے ہو اور جو کوئی مالک ہوا رحم کا تو وہ آزاد ہوگیا اوسپر اور جو کوئی مملوک کا ناک کان کاٹے تو اوسکو آزاد کردے نہین تو حاکم یا امام آزاد کردے اور جو کوئی آزاد کرے حصہ اپنا غلام مین سے تو وہ ضامن ہے حصہ شریکو انکا بعد قیمت کرنیکے نہین تو فقط اوسی کا حصہ آزاد ہوا اور دوسرے شریک اوس سے خدمت لینگے اور درست نہین شرط کرنا ولا کا واسطے غیر آزاد کرنے والے کے اور جائز ہے آزاد کرنا مملوک کا بعد مرنے کے اور وہ آزاد ہو جاتا ہے مرنے مالک سے اور جب مالک محتاج ہو تو اوسکو بیچنا اوس مملوک کا جائز ہے اور جائز ہے کتابت مملوک کے مال مقرر پر اور وہ اوسکو ادا کرے یعنے کما کر پس جب پورا مال دیدیگا تو آزاد ہو جائیگا بالکل نہین تو بقدر ادائے مال کے آزاد ہوگا اور جب عاجز ہوگا دینے سے مال کتابت کے تو پھر مملوک رہا آزاد نہوا اور جس شخص کی اولاد لونڈی سے ہوئی تو اوسکو بیچنا اوس لونڈی کا درست نہین اور وہ آزاد ہو جاتی ہے مرنے سے مالک کے یا اوسکو مخیر کردینے سے واسطے آزادی کے

کتاب بیان مین وقف کے

جسنے اپنے ملک خدا کی راہ مین واسطے ثواب کے وقف کی وہ ملک وقف ہوگئی اور اوسکو پہونچتا ہے کہ آمدنی اوس وقف کی جہان چاہے صرف کرے یعنے ایسی جگہہ مین جسمین نزدیکی خدا کی حاصل ہو اور اوسکے متولی پر واجب ہے کہ کہاوے اوسمین سے ساتھہ معروف کے یعنے بقدر حاجت و ضرورت نہ زیادہ اور واقف اپنی جان کو اوسوقت مین مانند سب مسلمانون کے ٹھیراوے اور جسنے کچھہ وقف کیا اور وارثون کو اوس سے نقصان پہونچا

تو وہ وقف باطل ہو اور جسنے کچھ مال اپنا کسی مسجد یا مشہد پر رکہا جس سے کسیکو فائدہ نہین
تو اوسکا صرف کرنا محتاجون اور مصلحت مسلمانون مین جائز ہے اسی قسم سے ہے وہ مال
جو کعبہ شریف اور مسجد رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم مین وقف کیا جاتا ہی اور وقف کرنا
قبر وغیرہ اونکے بلند کرنے اور آرایش کو یا ایسا کام کرنا جس سے زیارت کو لیے فتنہ مین پڑین باطل ہی

کتاب بیان مین ہدیہ کے

مشروع ہے قبول کرنا ہدیہ کا اور بدلہ دینا ہدیہ لانے والے کو اور جائز ہے ہدیہ
درمیان مسلمان او کافر کے اور حرام ہے ہدیہ دیکر پہیر لینا اور واجب ہے برابری کرنا
درمیان اولاد کے یعنی لین دین مین اور پہیر دینا ہدیہ کا بدون مانع شرعی کے مکروہ ہی

کتاب بیان مین ہبہ کے

ہبہ اگر بے عوض ہے تو حکم ہدیہ مین ہے سب باتون مین جو اوپر گذرین اور اگر عوض سے ہے
تو حکم بیع مین ہے اور عمری رقبی واجب کرتے ہین ملک کو واسطے اوس شخص کے جسکو عمری
رقبی کیا اور واسطے اوسکی نسل کے بعد مرنے اوسکے کے اور ان دونو مین رجوع نہین ہی یعنی اگر کسیکو
گہر دیا کہ تو اوسمین عمر بہر رہے تو وہ گہر اوسکا اور اوسکی نسل کا ہو گیا اب دینے والیکو پہیر نہین سکتا

کتاب بیان مین قسم کہانے کے

نہین قسم مگر اللہ کے نام یا صفت کی اور حرام ہے قسم کہانا غیر اللہ کی اور جسنے قسم
کہائی اور انشاء اللہ کہا اوسنے استثنا کیا وہ حانث نہین یعنے اوسپر قسم توڑنیکا گناہ نہین
اور جسنے کسی چیز پر قسم کہائی پہر اوسکے غیر کو بہتر جانا تو وہی بات کرے جو بہتر ہی اور قسم کا
کفارہ دے اور جسکو زبردستی قسم دیجاوے اوسپر وہ قسم لازم نہین آتی اور وہ گنہگار نہین ہوتا
اوسکے توڑنے سے اور یمین غموس وہ ہی کہ قسم کہانیوالا جہوٹ ہونا اوسکا جانتا ہے
اور لغو قسم پر پکڑ نہین اور حق ہے مسلمان کا مسلمان پر کہ اوسکی قسم کو سچا کر دے اور کفارہ قسم کا
وہی ہے جو خدا نے قرآن شریف مین فرمایا ہی یعنی دس مسکینونکو کہلانا یا کپڑا پہنانا یا گردن آزاد کرنا یا تین روزے رکھنا

کتاب بیان مین نذر کے

صحیح نہین نذر مگر جسکا مقصود اوس سے ذات خدا ہو پس ضرور ہی کہ یہ نذر قربت ہو اور نہین نذر معصیت خدا مین اور منجملہ نذر معصیت کے وہ نذر ہی جسمین مخالفت ہو برابری کی درمیان اولاد کے اور زیادتی ہو درمیان وارثون کے خلاف حکم خدا کے اسیطرح نذر کرنا قبرون پر اور اوس چیزپر جسکا حکم نہین دیا خدا نے جیسے نذر کرنا مسجدون پر اور قبرون پر اور دینا فاسقون کو جس سے وہ اور گناہ کرین اور جسنے واجب کیا اپنی جان پر ایسا کام کہ نہین مشروع کیا اوسکو خدا نے تو نہین واجب نا ذر پر پورا کرنا اوسکا اسیطرح وہ کام جو مشروع ہو لیکن یہ اوسکو نہین کر سکتا اور جسنے نذر کی بے نام کے یا وہ کام گناہ ہو جسکی نذر کی ہو یا اوسکی طاقت نہین رکہتا تو اوسپر کفارہ ہی قسم کا اور جسنے نذر کی قربت خدا کی اور وہ مشرک تہا پہر مسلمان ہوا تو لازم ہی اوسکو پورا کرنا اور نذر کا اجاری نہین ہوتی نذر مگر تہائی ترکہ سے اور جب جاوے نذر کرنیوالا اور بیٹا اوسکا نذر کو پورا کردے تو یہ کافی ہوگا اوسے

کتاب بیان مین کہانے کے

اصل ہر چیز مین حلت ہی اور نہین حرام مگر وہ چیز جسکو حرام کیا خدا و رسول نے اور جس چیز سے سکوت کیا خدا و رسول نے وہ معاف ہی پس حرام ہی وہ چیز قرآن شریف مین ہے یعنے مردار جانور اور خون بہتا ہوا اور گوشت سور کا اور جسپر وقت ذبح کے نام غیر اللہ کا لین اور جو جانور گلا گہونٹنے سے مرجاوے اور جو عصے سے مارا گیا ہی اور جو اونچی جگہہ سے گر کر مر گیا ہو اور جسکو دوسرے جانور نے سینگ سے مار ڈالا ہی اور جسکو درندہ نے کہایا ہے مگر جو زندہ ملا اور اوسکو ذبح کر لیا اور جو کسی تہان اور بت وغیرہ پر ذبح کیا گیا اور حرام ہی ہر دانت والا درندہ اور چنگل والا پرندہ اور دیسی گدہا اور گاؤ نجاست کہانے والی پہلے استنجا سے اور کتا بلی اور ہر پلید چیز اور جو اسکے سوا ہی وہ حلال ہے

باب بیان مین شکار کے

جو جانور شکار کیا گیا ہتیار زخمی کرنیوالے سے اور کتّے اور باز وغیرہ سے وہ حلال ہی جبکہ خدا کا نام اوسپر لیا گیا ہو اور جو شکار کیا گیا اوس طرح پر تو ضرور ہی گلا کاٹنا اوسکا اور جب شریک ہو جاوے کتّے سکہائے ہوئے کے دوسرا کتا تو پھر شکار ان دونون کا حلال نہین اور جب کہا لیا سگ معلّم اور مانند اوس کے نے شکار مین سے تو وہ حلال نہین اسلیے کہ نہین روکا اوسنے شکار مذکور کو مگر اپنے لیے اور جب پایا جاوے شکار بعد تیر لگانے کے مردہ اگرچہ بعد کئے دن کے ہو گیا ہو سو پانی کے تو وہ حلال ہے جبتک کہ بدبو نہین کی اوسنے یا نہین جانتا شکاری کہ اسکو اور کسی کے تیر نے قتل کیا ہے

کتاب بیان مین ذبح کے

ذبح وہ ہے کہ خون بہاوے گردن کی رگ کو کاٹے اور خدا کا نام اوسپر لیا جاوے اگرچہ پتھر لکڑی سے ہو مگر دانت اور ناخن نہو اور حرام ہے عذاب کرنا بچہ کو اور مثلہ کرنا اسکا یعنے ناک کان کاٹنا اسیطرح چہرہ رنگ بنانا اور ذبح کرنا جانور کا واسطے غیر خدا کے اور جب مشکل ہو ذبح کرنا کسی سبب سے تو جائز ہو زخمی کرنا اوسکا تیر مارنے نیزہ لگانے سے اور یہ مانند ذبح کے ہے اور ذبح بچہ کا ذبح کرنا اوسکی مان کا ہے اور جو چیز کہ زندہ جانور سے جدا کرین اور کاٹ لین تو وہ مردار ہے اور حلال مین دو مردار اور دو خون مچھلی ٹیڑی جگر اور تلی اور حلال ہے کہانا مردار کا مضطر کو یعنے جو شخص بہوک سے بیتاب ہو اور حلال کہانا اوس کو میسر نہو ؟

باب بیان مین مہمان کے

جو شخص پاوے ایسی چیز جس سے کسیکی مہمانی کر سکے یعنے مقدور رکہتا ہو تو اوسپر واجب ہے کہ جو مہمان اوسکے یہان آوے اوسکی مہمانی کرے اور حد مہمانی کی تین دن ہین اور اس سے سوا صدقہ ہے اور مہمان کو درست نہین کہ میزبان کے پاس اتنا ٹہرے کہ اوسکو تنگ کر دے اور جب صاحب مقدور مہمانی نکرے تو مہمان کو پہونچتا ہی کہ اوسکے مال سے بقدر اپنی مہمانی کے لے لیوے اور کہانا کسی کی چیز کا بے اذن اوسکے حرام ہے اور اسی قسم سے ہے دوہنا چوپایہ کا اور اٹھا لینا میوے کا اور کہانا کہیت مین سے کہ بغیر اذن مالک کے

جائز نہین مگر یہ کہ محتاج ہو طرف اوس کے تو پکارے مالک اونٹ یا باغ کو اگر وہ بولے تو بہتر نہین تو دودہ پی لے اور میوہ کہا لے لیکن گود نہ بھرے۔

باب بیان مین آداب کہانیکے

مشروع ہے کہانیوالے کو بسم اللہ کہنا سید ہے ہات سے کہانا اور کہنا ... تمام سے کہانا نہ بیچ مین سے اور اپنے سامنے سے کہانا لینے نہ اور کے سامنے سے اور انگلیوں اور رکابی کو چاٹنا اور الحمد للہ کہنا بعد کہا چکنے کے اور دعا کرنا اور تکیہ لگا کر نہ کہا دے۔

باب بیان مین پینے کے

ہر چیز نشہ لانے والی حرام ہی اور جسکا بہت نشہ کرے اوس چیز کا تہوڑا بہی حرام ہے اور جائز ہی بنانا نبیذ کا سب برتنون مین اور نہین جائز نبیذ بنانا دو جنس مخلوط کا جیسے کچی پکی کہجور کو ملا دینا کہ اس سے نشہ جلد پیدا ہو جاتا ہی اور حرام ہی سرکہ بنانا شراب کا اور جائز ہے پینا شربت انگور کا اور نبیذ کا پہلے جوش کہانے سے اور گمان جوش کا تین دن سے زیادہ مین ہے اور آداب پینے کے یہ ہین کہ تین سانس مین پیے اور سید ہے ہات مین برتن لے اور بیٹھہ کر پیے اور جو شخص اسکے داہنے طرف ہو اوسکو پلانے مین مقدم کرے اور ساقی سب سے پیچھے پیے اور پینے سے پہلے بسم اللہ کہے اور پیچھے الحمد للہ اور مکروہ ہے پہونکنا پانی مین اور سانس لینا اوسمین اور پینا سونہہ سے مشک وغیرہ کے اور جب کوئی نجاست پتلی چیز مین پڑ جاوے تو پہر پینا اوسکا درست نہین اور جو وہ چیز جمی ہوئی ہو تو اوسکو اور اوسکے آس پاس کی چیز کو دور کر دے باقی کو کہائے پیے اور حرام ہی کہانا پینا سونے چاندی کے برتن مین۔

کتاب بیان مین لباس کے

چھپانا ستر کا واجب ہے اکیلے اور دو کیلے مین اور نہ پہنے مرد خالص ریشمی جبکہ چار انگل سے زیادہ ہو مگر علاج کے لیے اور نہ بچہا دے ریشمی کپڑا اور نہ پہنے رنگا ہوا کسم کا اونٹ

کپڑا شہرت کا اور وہ کپڑا جو خاص ہے ساتھہ عورتون کے اور نہ عورت لباس
مرد کا پہنے اور حرام ہی مرد و پر زیور سونے کا نہ اور چیز کا جیسے موتی وغیرہ

کتاب بیان مین قربانی کے

ہر گھر والے کو قربانی کرنا مشروع ہے اور کم قربانی ایک بکری ہے اور وقت قربانی کا بعد
نماز عید کے ہے آخر ایام تشریق تک اور بہتر قربانی وہ ہے جو بہت موٹی تازی ہو اور
کافی نہین بکری سے مگر ایک سالہ اور بہیڑ سے مگر شش ماہہ اور چاہے کہ جانور قربانی
کا کانا اور بیمار اور لنگڑا اور دبلا اور سینگ ٹوٹا اور کان کٹا نہو اور کچھہ قربانی سی
صدقہ کرے یعنی محتاجون کو گوشت اوسکا بانٹ دے اور کچھہ کہاوے اور کچھہ رکھے

باب بیان مین ولیمہ کے

ولیمہ مشروع ہی اور قبول کرنا اوسکا واجب اور جو کوئی پہلے بلاوے اوسکو مقدم کرے پہر
اوسی جسکا گہر زیادہ نزدیک ہو اور اگر وہان کوئی خلاف شرع بات ہو تو پہر وہان جانا جائز نہین

فصل بیان مین عقیقہ کے

مستحب ہی دو بکری طرف سے بیٹے کے اور ایک بکری طرف سے دختر کے ساتوین دن جنم سے اور اوسی
دن اوسکا نام رکہین اور بال منڈاوین اور برابر اوسکے سونا چاندی صدقہ کرین

کتاب بیان مین علاج کے

دوا کرنا جائز ہے اور سو نپنا بیماری کا خدا کو افضل ہی اگر صبر کر سکے اور حرام ہی دوا
کرنا حرام چیزون سے اور مکروہ ہے داغ دینا اور نہین مضایقہ خون کہچوانے
کا اور منتر کرنا نظر بد وغیرہ سے جائز ہی ساتھہ ایسی چیز کے جو شرع مین جائز ہو

کتاب بیان مین وکالت کے

جائز ہے جائز التصرف کو وکیل مقرر کرنا غیر کا ہر چیز مین جبتک منع نکرے کوئی مانع
شرعی اور جب بیچے یا مول لے وکیل زیادہ اوس مقدار پر جو موکل نے مقرر

کردیا تو وہ زیادہ موکل کا ہے نہ وکیل کا اور جب مخالفت کی وکیل نے موکل کے زیادہ
نفع کی چیز یا اور کسی بات مین اور موکل اوسپر راضی ہوگیا تو یہ لین دین درست ہوا

کتاب بیان مین ضمانت کے

واجب ہے اوس شخص پر جو ضامن ہو کسی زندہ یا مردہ پر مال سونپنے کا یعنے مال ضامن ہو یہ کہ تاوان یعنے ڈانڈ دے اوسکو وقت طلب کے اور خود اوس سے مانگے جسکی ضمانت دی ہے اگر مامور تھا اوسکی طرف سے اور جو ضامن ہو کسی شخص کے حاضر کر دینے کا یعنے حاضر ضامن ہو تو اوسپر حاضر کر دینا اوسکا واجب ہے نہین تو تاوان مین دے وہ چیز جو اوسکے ذمہ پر ہے

کتاب بیان مین صلح کے

صلح جائز ہے درمیان مسلمانون کے مگر وہ صلح جو حلال کر دے حرام کو اور حرام کر دے حلال کو اور جائز ہے صلح(۱) معلوم و مجہول کے واسطے معلوم و مجہول کے اور جائز ہے صلح کر لینا یعنے مال پر عوض خون کے اور اگرچہ صلح انکار سے ہو

کتاب بیان مین حوالہ کے

جو شخص حوالہ کیا جاوے کسی مالدار پر اوسکو چاہیے کہ اس حوالہ کو قبول کر لے اور جب دیر لگاوے وہی شخص جسپر حوالہ کیا گیا ہے یا مفلس ہو جاوے تو اوسکو پہونچتا ہے کہ اپنا قرض حوالہ کرنیوالے سے مانگے

کتاب بیان مین مفلس کے

قرضخواہ کو جائز ہے کہ جو کچھ پاس قرضدار مفلس کے پاوے لیلے مگر وہ چیز کہ جس سے اوسکو غنا نہین اور وہ گہر ہے اور کپڑا بقدر ستر عورت کے اور جو بچاوے اوسکو سردی سے اور سد رمق ہو واسطے اوسکے مع عیال کے اور جسنے پایا مال اپنا نزدیک قرضدار کے وہ زیادہ حق دار ہے اوس مال کا اور جب کم ہوا مال مفلس کا اوسکے اداے کل قرض سے تو جو کچھ اوسکے پاس ہے وہ حصہ سب قرضخواہون کا ہے اور جب ظاہر ہوگیا کہ وہ مفلس ہے تو جائز نہین قید کرنا اوس کا

(۱) اوسکا اتنا بڑہ گیا کہ سارا قرض دیکر بیچ رہا یہ صلح معلوم کی مجہول سے ہوئی ۱۲ منہ مد ظلہ

اور ٹالنا مقدور والے کا ظلم ہے یعنے باوجود مقدور کے قرض ادا نکرے وہ ظالم ہے
جائز ہے اوسکی آبرو لینا اور اوسکو سزا دینا اور جائز ہے حاکم کو کہ روکدے اوسکو
تصرف کرنے سے اوسکے مال میں اور بیچدے مال اوسکا واسطے ادا کرنے قرض
اوسکے کے اسیطرح جائز ہے حاکم کو روک دینا بیجا صرف کرنے والے کو
اور اوسے جو اچھی طرح خرچ کرنا نہیں جانتا اور اختیار رندین یتیم کو تصرف کرنے
کا اوس کے مال مین یہانتک کہ پاوین اوسمین رشد یعنے سلیقہ
اور جائز ہے ولی یتیم کو کہانا مال یتیم سے بقدر ضرورت کے

کتاب بیان مین لقطہ یعنے پڑہی ہوئی چیز کے

جو شخص پڑی چیز پاوے اوسکے تہیلی اور ڈوریکو پہچنواوے پہر اگر مالک اوسکا
آوے تو اوسکو وہ چیز دیدے نہین تو ایک سال تک اوسے پہچنوایا کرے پہر اوسکا
صرف کرنا اس شخص کو جائز ہے اگرچہ اپنے ہی کام مین صرف کرے لیکن جب اوس چیز
کا مالک آویگا تو یہ شخص اوس چیز کا ضامن ہوگا یعنے یہ چیز اوسکے مالک کو دینا
پڑیگی اور لقطہ مکہ معظمہ کا زیادہ تر ہے پہچنوانے مین غیر مکہ سے اور مضایقہ نہین نفع
لینے کا حقیر چیز سے جیسے لاٹھی کوڑا اور جو مانند اوسکے ہو جب کہ اوسے تین دن
تک پہچنوا لیا ہو اور لیا جاتا ہے لقطہ چوپایہ کا مگر اونٹ کہ اوسکو نلے

کتاب بیان مین قضا کے یعنی حکم کرنے کے

صحیح نہین حکم اوسکا جو مجتہد ہے اور لوگون کے مال سے پرہیز کرتا ہے اور مقدمہ مین
منصف ہی اور حکم مین برابری و عدل کرتا ہے اور حرام ہے قاضی پر حرص کرنا قضا
پر اور طلب کرنا عہدہ قضا کا اور نہین حلال امام کو قاضی کرنا ایسے شخص کا جو
طالب قضا ہو اور جو لائق قضا کے ہے وہ بڑے خطر مین ہے اوسکو
دو اجر ہین صواب مین اور ایک اجر ہے خطا مین اگر قصور نہین کیا ہے

اوسنے بحث مسئلہ مین اور ڈہونڈنے مین حکم کے اور حرام ہے اوسپر لینا رشوت کا جو قاضی ہونیکے سبب سے اوسکے پاس آوے اور جائز نہین حاکم و قاضی کو حکم کرنا غصہ مین اور واجب ہے اوسپر برابری کرنا درمیان دو خصم یعنے مدعی مدعا علیہ کے مگر یہ کہ ایک اون دونو مین سے کافر ہو اور واجب نہین سننا دونونکی بات کا پہلے حکم دینے سے اور آسان کرنا پردہ کا جہان تک ہوسکے یعنے دربار عام رکہنا اور زیادہ لوگون سے نہ چہپنا اور جائز ہے حاکم کو مقرر کرنا مددگارون کا وقت حاجت کے اور سفارش کرنا اہل مقدمات کی ایک دوسرے سے اور قرض مین سے کچھ چہڑوا دینا اور کہنا کہ صلح کرلو اور جاری ہوتا ہے حکم قاضی کا ظاہر مین فقط سو جسکے لیے حکم کیا حاکم و قاضی نے دیا اوسکو حلال ہے مگر جبکہ حکم مذکور مطابق واقع ہو

کتاب بیان مین خصومت یعنے جہگڑیکے

مدعی پر گواہ گذراننا ہے اور منکر پر قسم کہانا اور حکم کرتا ہے حاکم اقرار پر اور گواہی دو مرد پر یا گواہی ایک مرد اور دو عورت پر یا گواہی ایک مرد اور مدعی کی قسم پر اور جائز ہے حکم کرنا منکر کی قسم اور قسم رد پر اور اپنے علم پر اور مقبول نہین گواہی غیر عادل کی اور نہ خائن کی اور نہ دشمن کی اور نہ متہم کی اور نہ قاذف کی یعنی جو زنا کی تہمت کرے اور نہ گواہی دہقانی کی حق مین شہری کے اور جائز ہے گواہی غیر متہم کی اپنے فعل یا قول پر اور جہوٹی گواہی اکبر کبائر ہے اور جب مدعی مدعا علیہ کے گواہ مختلف ہون اور وجہ ترجیح کی نپائی جاوے تو اوس چیز کو تقسیم کردین اور جب مدعی کے گواہ نہون تو نہین واسطے اوس کے مگر قسم لینا مدعی علیہ سے اگرچہ فاسق ہو اور جب اوس نے قسم کہائی تو پہر گواہ مقبول نہین اور جس شخص نے اقرار کیا کسی چیز کا حالت عقل بلوغ مین اور سفہی نہین کرتا ہے اور نہ وہ چیز عقلاً و عادۃً کی رو سے محال ہے تو یہ اقرار اوسکو لازم ہوا جو کچھ کہ ہوا اور کافی ہے اقرار

ایکبار کا بدون فرق کے درمیان اون چیزونکے جو حد واجب کرتی ہین اور جو نہین کرتی

کتاب بیان مین حدود کے باب بیان مین حد زنا کی

زانی اگر کوارا اور آزاد ہے تو سو کوڑی مارے جاوین پہر ایکسال کے لیے شہر سے باہر نکالا جاوے اور اگر بیاہا ہوا ہے تو سو کوڑے مارکر سنگسار کیا جاوے یہانتک کہ مرجاوے اور کافی ہے اقرار ایکبار کا اور تکرار اقرار جو بعض وقایع مین آئی ہے بغرض اثبات کے ہے نہ بطریق شرط لیکن گواہی کے لیے چار گواہ ضرور ہین اور ضرور ہے اقرار و گواہی زنا مین صراحت داخل ہونے بدن کے اندر بدن کے اور ساقط ہوجاتی ہے حد شبہون سے جنکا احتمال ہو اور اقرار کرکے پہرجانے مین اور عورتکی گواہی نے سے یا بدن مین ہڈی ہونے سے اور مرد کی آلت بریدہ یا نامرد ہونے سے اور حرام ہے سفارش کرنا حدود مین اور کہودا جاتا ہے ایک گڑہا واسطے سنگسار ہونے والے کے سینہ تک اور رجم نہین کیجاتی زن حاملہ یہانتک کہ بچہ جنے اور اوسکو دودہ پلاوے جب اور کوئی دودہ پلانیوالی اوسکو میسر نہو اور جائز ہے کوڑے مارنا زانی کو حالت مرض مین اگرچہ شاخ درخت سے ہو یا جو اوس کے مانند ہے اور قتل کیا جاوے اغلام کرنیوالا اگرچہ کوارا ہو اسی طرح وہ شخص جس سے اغلام کیا گیا ہے جبکہ مختار ہو یعنی اوسنے رضامندی سے اغلام کرایا نہ زبردستی سے حاصل یہ کہ اس صورت مین فاعل مفعول دونو کو قتل کرین اور تعزیر کیا جاوے جماع کرنیوالا جانور سے اور لونڈی غلام کو آدہے کوڑے آزاد کی مارین اور حد دے یعنی مملوک کو مالک اوسکا یا حاکم وقت

باب بیان مین چوری کے

جسنے چرایا مکلف مختار ہوکر مال محفوظ سے چوتھائی دینار اوسکا سیدہا ہات کاٹا جاوے اور کافی ہے اقرار کرنا ایکبار کا یا گواہی دو عادل کی اور مستحب ہے تلقین یعنی سکہانا چور کو جسکے پاس مال مسروق نہ نکلے کہ کہدے کہ مینے نہین چرایا اور داغ دین جگہ کاٹنے ہات کی اور لٹکا دین ہات چور کا اوس کی گردن مین اور ساقط ہوجاتی ہے حد چور سے جبکہ مدعی معاف کردے

درہم یا دوسو حلے یعنے چادر و ازار اور بھاری کیجاتی ہے دیت عمد و شبہ عمد کی اسطرح پر
کہ منجملہ سو اونٹ کے چالیس ہوں حاملہ ہوں اور دیت ذمے کی آدہی دیت مسلمان کی ہے
اور دیت عورت کی آدہی دیت مرد کی ہے ایسا ہی حکم دیت اطراف وغیرہ کا ہے جب
زیادہ ہو تہائی عضو پر اور واجب ہے پوری دیت دونو آنکہہ اور دونو ہونٹ اور دونو
ہاتہ اور دونو پانوں اور دونو چھاتی مرد میں اور ایک عضو میں ان اعضا سے آدہی دیت ہے اسیطرح
واجب ہے پوری دیت ناک اور زبان اور ذکر یعنے آلہ مردی اور پیٹہ کی ہڈی میں اور دیت
اموہ اور جائفہ کی ثلث دیت ہے اموہ وہ چوٹ ہے جو اندر دماغ یا پتلی جہلی دماغ
کے پہونچے اور جائفہ وہ چوٹ ہے جو اندر پیٹ کے پہونچے اور منقلہ میں یعنے اوس چوٹ
میں جو ہڈی کو چہٹکا دے عشر دیت اور نصف عشر ہے یعنے پندرہ اونٹ اور ہاشمہ میں
یعنے وہ چوٹ جو ہڈی کو توڑ ڈالے عشر دیت ہے اور ہر دانت میں نصف عشر یعنے
پانچ اونٹ اسیطرح موضحہ میں یعنے وہ چوٹ جو ہڈی کو ظاہر کردے توڑے نہیں پانچ اونٹ
ہیں اور جو چوٹیں اسکے سوا ہیں اونمیں دیت موافق اندازہ چوٹ کے ہے نسبت ان
چوٹوں کے جو مذکور ہوئیں اور بچہ میں کہ پیٹ سے مردہ نکلے ایک بردہ ہے غلام
یا لونڈی اور معتبر غلام میں قیمت ہے پس دیت اوسکی موافق اوسکی قیمت کے ہوگی و

باب بیان میں قسامت کے

قاتل اگر منجملہ ایک جماعت محصور کے ہے تو قسامت ثابت ہوئی اور وہ پچاس قسم ہیں اون
لوگوں کی جنکو ولی مقتول اختیار کرے اور دیت ہے اگر قسم نکہاویں اور جو قسم کہالینگے
تو دیت ساقط ہوجاویگی اور صورت اشتباہ میں دیت بیت المال سے دیجاوے

کتاب بیان میں وصیت کے

واجب ہے وصیت کرنا اوس شخص کو جسکے پاس ایسی چیز ہو کہ اوسمیں وصیت کرے
اور نہیں صحیح ایسی وصیت جو وارثوں کو ضرر پہونچاوے اور نہ وصیت واسطے وارث

کے کیونکہ خداے تعالے نے ہر حق دار حق کا مقرر کردیا ہے پس اب حاجت وصیت کی نہین اور صحیح نہین وصیت معصیت مین اور وصیت واسطے قرابت کے تیسرے حصہ مال سے ہے اور واجب ہے مقدم کرنا قرض کا یعنی وصیت پر اور جو مرجاوے اور کچھہ نچھوڑے کہ اوس سے قرض اوسکا دیا جاوے تو بادشاہ وہ قرض بیت المال سے اداکرے

کتاب بیان مین میراث کے

تفصیل اسکی قرآن شریف مین ہے یعنے مرد کو مانند حصہ دو عورتون کے ہی اور اگر دو عورتون سے زیادہ ہون تو اونکو دو تہائی ہے اور اگر ایک عورت ہی تو اوسکو آدہا ہی اور ہر ایک کو مان باپ سے چھٹا حصہ اگر اوسکی اولاد ہی اور اگر اولاد نہین اور وارث ہوے اوسکے مان باپ تو مان کو تہائی ملیگی اور اگر اوسکے بہائی ہین تو مان کو چھٹا حصہ ملیگا اور شوہر کو بی بی کے ترکہ سے آدہا ملیگا اور اگر اولاد نہین اور اگر اولاد ہے تو چوتہائی ملیگا اسی طرح بی بی کو شوہر کے ترکہ سے چوتہائی ملیگا اگر اولاد نہین اور اگر اولاد ہے تو آٹھوان حصہ ملیگا اور اگر ہی کلالہ یا عورت کہ اوسکا بہائی یا بہن ہی تو ہر ایک کو سدس ملیگا اور اگر زیادہ ہون تو سب تہائی مین شریک ہین اور واجب ہی شروع کرنا اون لوگون سے جنکے حصہ مقرر ہین اور جو باقی رہا وہ عصبہ کا ہی اور بہنین ہمراہ بیٹیون کے عصبہ ہین جو بچیگا وہ یہ لیوینگی بخاری مین ہی ابن مسعود سے کہ حکم کیا حضرت نے واسطے بیٹی کے آدہا اور واسطے پوتی کے چھٹا اور جو بچا وہ بہن کا ہے اس سے معلوم ہوا کہ پوتی کا ہمراہ بیٹی کے چھٹا حصہ ہی پورا کرنے دو سدس کو اور واسطے پوتی کے ہمراہ بیٹی کے سدس یعنے چھٹا حصہ ہی پورا کرنے دو تہائی کو اسیطرح علاتی بہن کا ساتھہ سگی بہن کے چھٹا حصہ ہے علاتی وہ جو باپ کیطرف سے ہو فقط اور واسطے دادی کے ایک ہو یا کئی سدس ہی جب مان نہو اور واسطے دادا کے سدس ہے جب کوئی ساقط کرنیوالا نہو اور اگر ہو جیسے باپ تو پہر اوسکو

اوسکا مملوک نہ بنانا اور اختیار زمین غنیمت کا امام کو ہی جو بہتر سمجھے وہ کرے بانٹ دے یا مشترک چھوڑ دے درمیان غنیمت والون اور سب اہل اسلام کے اور جسکو ایک مسلمان نے امان دی یعنے لڑائی مین وہ امن مین ہو گیا یعنے اب اوسکا مارنا جائز نہین اور ایلچی مانند امان دیے ہوئے کے ہے یعنے اوسکا مارنا نچاہیے اور جائز ہے صلح کرنا کافرون سے اگرچہ کسی شرط پر ہو اور ایک مدت مقرر تک ہو اور اکثر مدت صلح کی دس برس ہے اور جائز ہے واسطے ہمیشہ کے صلح کر لینا کفار سے جزیہ لیکے پر اور مشرک و ذمی کو رہنے سے جزیرہ عرب مین منع کرین یعنی اونکو وہان رہنے ٹھہرنے نہ دین ۔۔

فصل بیان مین باغیون کے

واجب ہے لڑنا باغیون سے یہانتک کہ رجوع کرین طرف حق کے اور قتل نکرین انکے قیدی کو اور تعاقب نکرین بہاگنے والے کا اور تمام نکرین کام ان کے زخمی کا اور نہ لوٹین مال انکا

فصل بیان مین اطاعت بادشاہ کے

اطاعت امامون حاکمون بادشاہون کی واجب ہے مگر نافرمانی خدا مین اور جائز نہین خروج کرنا اپر جب تک قائم رکہین نماز اور ظاہر نکرین کفر صریح اور واجب ہے صبر کرنا انکے ظلم پر اور خرچ کرنا خیر خواہی کا واسطے ان کے اور واجب ہے اامون پر دور کرنا دشمنون کا مسلمانون سے اور روکنا ظالم کے ہات کا انسے اور نگاہبانی کرنا سرحدون ملک اسلام کا اور بندوبست رکہنا رعیت کا موافق حکم شرع شریف کے بدن اور دین اور مال مین اور خرچ کرنا مال کا مصارف شرعی مین اور نلینا اپنی ذات کے لیے بیت المال سے زیادہ کفاف ضروری سے یعنے بقدر حاجت و ضرورت کے لینا نہ زیادہ اوس سے اور مبالغہ کرنا درستی ظاہر و باطن مین فقط

تمام ہوا رسالہ فتح المغیث فی فقہ الحدیث اگرچہ یہ رسالہ ترجمہ تحت لفظی ہے لیکن واسطے سہولت فہم مسائل کے کہیں جگہہ کچھہ عبارت بڑہا دی ہی اور قید ترجمہ لفظی کی نہین

رکھی حق سبحانہ و تعالیٰ سے امید ہے کہ اسکو قبول فرماوے اور سب مسلمان مرد عورتوں بچوں کو اوس سے فائدہ و ہدایت بخشے آمین ثم آمین و باللہ التوفیق والحمد للہ الذی بنعمتہ تتم الصالحات والصلوٰۃ والسلام علی رسولہ محمد و آلہ و صحبہ اہل الہدیٰ والدرجات

خاتمۃ الطبع

الحمد للہ والمنۃ کہ در ماہ ذیقعدہ سنہ ۱۲۹۹ ہجری رسالہ ہدایت مقالہ مسمی بفتح المغیث بفقہ الحدیث ریختہ خامہ افادت جامعہ عمدۃ المفسرین قدوۃ المحدثین حامی سنن ماحی بدع و فتن مستوعب فضائل شایان مستجمع فواضل نمایان جناب مستطاب نواب والاجاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام بالاقبال والتفاخر در مطبع صدیقی واقع لاہور بحلیہ طبع پوشیدہ جلوہ آرائے اہل فضل و کمال گردید

مادہ تاریخ طبع از نتائج طبع وقاد و ذہن نقاد مولوی حافظ سید محمد سورتی مہتمم جلیل اوقاف ریاست بھوپال و مصاریع دہ از منشی احمد علی صاحب مجمع کمالات و فضائل

شہر بھوپال میں سب سے بڑے خیر طلب و نیکخواہ
کوئی پوچھے کہ بھلا کون تو ہم کہوین کہ ہم

جھوٹ بولوں تو زبان قطع ہو تا لو سے مری
جھوٹ لکھوں تو مرا ہات ہو کہنی سے قلم

اسکے ناخن پہ ہے مسطور حدیث و تفسیر
صادق ہر فن میں ہے صدیق حسن خان کا قدم

اسکی طغرا سے مشحون ہی فصاحت کی کتاب
اسکی توقیع سے نافذ ہے بلاغت کی رقم

میرا استاد بھی محسن بھی ہے نواب بھی ہے
رہے دنیا میں بصد سلطنت و خیل و حشم

اسکے عنوان سے ظاہر ہے سیادت اسکی	اسکے سیما سے نمایان ہے شرف اور کرم
عالم فاضل شیرین سخن خوش لہجہ	نونہال چمن سید فخر آدم
اسکو زیبا ہے جو تصنیف کرے کوئی کتاب	مونھ مین ناطق ہے زبان ہاتھ مین چالاک قلم
دونون ہاتون مین ہین دو کام خدا کی حکمت	ایک جانب کو قلم ایک طرف سیف و علم
فقہ کہتے ہین جسے نام ہے اسکا تحقیق	راز سربستہ رہا کوئی نہ نکتہ مبہم
طبع اسبار کی جو تاریخ کا طالب ہوا دل	کرکے زانوئے تامل پہ ذرا گردن خم
کہا احمد نے اُڑا بدعتی بے دین کا سر	ہے چھپی فقہ احادیث رسول اکرم ۱۲۹۹

تاریخ طبع رسالہ از نتائج فکر شاعر ممتاز منشی محمد عبد العزیز عجائب

جب رسالہ فقہ سنت کا زبان ہند مین	حضرت نواب صدیق الحسن خان نے لکھا
نام نامی اس رسالہ کا رکھا فتح المغیث	فقہ کی تحقیق کا گویا کہ دروازہ کھلا
نور فقہ علم سنت سے ہوتا روشن جہان	مطبع صدیقی مین اسکا حکم چھپنے کا دیا
[illegible] نے جب فکر کی تاریخ کی	گوش جان مین یون سروش غیب نے [illegible]
[illegible] بے دھڑک ہو کہدے یہ	آفتاب فقہ روشن ہوگیا اچھا ہوا ۱۲۹۹

تاریخ طبعزاد شیخ محی الدین تاجر کتب لاہور مہتمم ہذا الکتاب

[illegible] مین چھپی گر فتح المغیث	اور نہ ہوا سکے سوا فقہ و حدیث	دین باقی ہے سمجھ لو بھائیو
شک نہ رکھو اسبات مین تم لاہیو	فکر جب مجکو ہوئی تاریخ کی	غیب سے [illegible] ندا تب یون ہوئی
جب اُڑایا توشہ سر دشمن کا صاف	بہر دیا کوزے سے بہرین دریا خلاف ۱۲۹۹	

واضح ہو کہ اس رسالہ کی اجازت نواب والا جاہ امیر الملک سید محمد صدیق حسن خان صاحب بہادر دام اقبالہم سے حسب [illegible] حاصل کرکے اسکو چھپوایا ہے کوئی صاحب انکی بدون اجازت اسکے چھاپنے کا قصد نفرماوے اور حسب قاعدہ [illegible]